Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خلافت نمبر

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۷۵ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۲۵ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۱۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خلیفہ بنانا خدا ہی کا کام ہے اور اسکے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا

قیامِ خلافت کی غرض یہ ہے کہ دُنیا کسی زمانہ میں بھی برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے

"صوفیا نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول یا نبی کے بعد خلیفہ ہونیوالا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پا جاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعے اسے مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرِ نو اس خلیفہ کے ذریعے اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا؟ اس میں یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔" (الحکم ۱۴ر اپریل ۱۹۰۸ء)

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔" (شہادت القرآن صفحہ ۵۷، صفحہ ۵۸)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۵ھش
۲۵ مئی ۱۹۷۶ء

خلافت کی عظیم الشان برکات میں سے ایک عظیم برکت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ "الوصیت" کے ذریعہ جسے آپ نے اپنے وصال سے دو اڑھائی سال قبل تصنیف فرمایا اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن کی غرض سے نظامِ وصیت کے قیام کا اعلان فرمایا۔ مزید برآں آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر احبابِ جماعت کو مستقبل قریب اور بعید میں پیش آنے والے متعدد اہم امور سے اطلاع دی، وہ اہم امور یہ ہیں:۔

اوّل یہ کہ آپ کے وصال کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

دوم یہ کہ خدا تعالیٰ آپ کے وصال کے بعد اپنی دوسری قدرت ظاہر کرکے جماعت میں خلافت کا آسمانی نظام قائم کرے گا جو دائمی طور پر قیامت تک چلتا چلا جائے گا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس آسمانی نظام کی برکت سے اسلام کو ساری دنیا میں عملاً غالب کرنے کے غیر معمولی سامان کرے گا۔

سوم یہ کہ قبل اس کے کہ اسلام خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے کل دُنیا میں غالب آئے، درمیانی عرصہ میں بڑے بڑے ابتلاء آئیں گے اور ابتلاء بھی ایسے کہ بیک وقت قوموں کی قومیں سلسلہ حقہ کو مٹانے کے لئے اُٹھ کھڑی ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ نظامِ خلافت کی برکت سے ان مہیب ابتلاؤں کو دُور کر دکھائے گا اور اس طرح غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہوتی چلی جائے گی۔

جہاں تک زمانہ وصال کے قُرب کی خبر اور اُس کے معاً بعد جماعت کے اندر قدرتِ ثانیہ کے رنگ میں خلافت کے آسمانی نظام کے دائمی قیام کی اطلاع کا تعلق ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے رقم فرمایا:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیاں پامال کرکے دکھلا وے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اِس لئے تم میری اِس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی (قُربِ وصال کی خبر۔ ناقل) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک کہ میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی . . . . سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے . . . . . . میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔" (الوصیت صفحہ ۶)

اور پھر خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کی غرض واضح کرتے اور یہ بتاتے ہوئے کہ اس کے قیام کا مقصد عملاً اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنا ہوگا آپ نے مزید رقم فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اِس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔" (الوصیت صفحہ ۶)

اور پھر ساتھ ہی اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے اسلام کے دنیا میں غالب آنے اور پوری دُنیا کے دینِ واحد پر جمع ہونے سے قبل درمیانی زمانہ میں بڑے بڑے ابتلاء پیش آئیں گے، قومیں مل کر مخالفت پر کمربستہ ہوں گی لیکن خدا تعالیٰ نظامِ خلافت کی برکت سے ان ابتلاؤں کو دُور کرکے خود ان ابتلاؤں کو ہی دنیا کے دینِ واحد پر جمع ہونے کا ذریعہ بنادے گا۔ آپ نے مزید رقم فرمایا:۔

"پس مبارک وہ جو خدا کی بات (نظامِ خلافت کے ذریعہ دنیا کے دینِ واحد پر جمع ہونے کی خوشخبری) پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دُنیا اُن کے ساتھ سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت صفحہ ۸، ۹)

حضور علیہ السلام کی اِن سلسلہ وار تحریرات سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اشاعتِ اسلام کے ذریعہ اسلام کے دُنیا میں غالب آنے اور درمیانی زمانہ میں بڑے بڑے ابتلاؤں میں سرخرو ہونے کا دارومدار نظامِ خلافت کے ساتھ کامل وابستگی اور خلیفۂ وقت کے ساتھ غایت درجہ محبت اور کامل اطاعت کا تعلق استوار کرنے پر ہے۔ اِس کے بغیر نہ ہم ابتلاؤں میں سے سرخرو ہو کر نکل سکتے ہیں اور نہ ہی غلبۂ اسلام کی مہم کو رُوبراہ لانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ملنے والی بشارت کے مطابق جماعتِ احمدیہ میں خلافت کا آسمانی نظام قائم ہوا ہے ہم پہلے سے دی ہوئی خبر کے مطابق ابتلاؤں میں سے کامیابی سے گزر کر غلبۂ اسلام کی منزل کی طرف تیزی سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اب جبکہ خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و بابرکت دور میں ہم غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہیں تو ضروری تھا کہ پہلے سے دی ہوئی خبر کے مطابق مصائب کے زلزلے اور زیادہ شدت کے ساتھ آتے اور حوادث کی آندھیاں بھی اور زیادہ شدت کے ساتھ چلتیں اور قومیں مل کر ہنسی اور ٹھٹھا کرتیں اور دُنیا ہمارے ساتھ سخت کراہت سے پیش آتی۔ یہ سب کچھ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دیکھتے چلے آرہے ہیں اور یہ خلافت کے آسمانی نظام ہی کی برکت ہے کہ ہم ان زلزلوں، آندھیوں اور بین الاقوامی سطح پر کئے جانے والے تمسخر و استہزاء اور کراہت کے سلوک پر صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہوئے اِن مہیب ابتلاؤں میں سے سرخرو ہو کر گزرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ سب کچھ اِس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ حسبِ بشارات اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہم ہی کامیاب و بامراد ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ہم پر کھولے جائیں گے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں رسالہ الوصیت میں خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کی بشارت دیتے ہوئے غلبۂ اسلام کی آخری منزل کے آنے سے قبل درمیانی زمانہ میں بڑے بڑے ابتلاؤں کے آنے کی خبر دی تھی وہاں ساتھ ہی ان ابتلاؤں کے بارہ میں یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ ابتلاء تمہیں ہلاک کرنے کے لئے نہیں بلکہ مزید ترقی دے کر تمہیں غلبۂ اسلام کی منزل سے قریب تر کرنے کی غرض سے آئیں گے۔ اِسی لئے آپ نے تسلی دیتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔" (الوصیت صفحہ ۸)

ہمارے لئے بفضل اللہ تعالیٰ کامیابیاں ہی کامیابیاں مقدر ہیں بشرطیکہ ہم خلافت کے آسمانی نظام کی دل سے قدر کرتے ہوئے اس کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہیں اور اِس وابستگی کو مضبوط سے مضبوط تر اور مستحکم سے مستحکم تر بناتے چلے جائیں اور اس امر کو کبھی فراموش نہ ہونے دیں کہ ہمارے ابتلاؤں میں سے سرخرو ہونے اور غلبۂ اسلام کی منزل کی طرف برق رفتاری سے بڑھتے چلے جانے کا راز خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ قلبی طور پر وابستہ رہنے میں مضمر ہے۔ خلافت کے ساتھ قلبی وابستگی اور تعلقِ محبت و اطاعت کی استواری وہ حصارِ عافیت ہے جس سے باہر ہو کر ہم محفوظ رہ ہی نہیں سکتے۔ یہ خلافت کی منجملہ عظیم الشان برکات میں سے ایک عظیم برکت ہے۔

خلافت خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اِسکی قدر کرو

جبتک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہے گی خدا اِس نعمت کو نازل کرتا چلا جائے گا

اِس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہے گی دُنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی

قُدرتِ ثانیہ کے دائمی نزول کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ دُعاؤں میں مشغول رہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء میں "خلافتِ راشدہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس اے مومنو کی جماعت! اور اے عملِ صالح کرنے والو! میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اِس کی قدر کرو۔ جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہے گی خدا اِس نعمت کو نازل کرتا چلا جائے گا لیکن اگر تمہاری اکثریت ایمان اور عملِ صالح سے محروم ہوگئی تو پھر یہ امر اُس کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اِس انعام کو جاری رکھے اور چاہے تو بند کر دے۔ پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی سوال نہیں خلافت اُس وقت چھینی جائے گی جب تم بگڑ جاؤ گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اِس نعمت کی ناشکری مت کرو اور خدا تعالیٰ کے الہامات کو تحقیر کی نگاہ سے مت دیکھو بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تا قدرتِ ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے۔ تم اُن ناکاموں اور نامرادوں اور بے علموں کی طرح مت بنو جنہوں نے خلافت کو رَدّ کر دیا بلکہ تم ہر وقت ان دعاؤں میں مشغول رہو کہ خدا قدرتِ ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے تا کہ اُس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے اور شیطان اُس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے قدرتِ ثانیہ کے نزول کے لئے دعاؤں کی جو شرط لگائی ہے وہ کسی ایک زمانہ کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی زندگی میں اِس ارشاد کا یہ مطلب تھا کہ میرے زمانہ میں تم یہ دعا کرو کہ تمہیں پہلی خلافت نصیب ہو۔ اور پہلی خلافت کے زمانہ میں اِس دعا کا یہ مطلب تھا کہ الٰہی اِسکے بعد ہمیں دوسری خلافت ملے اور دوسری خلافت میں اِس دعا کے یہ معنے ہیں کہ تمہیں تیسری خلافت ملے۔ اور تیسری خلافت میں اِس دعا کے یہ معنے ہیں کہ تمہیں چوتھی خلافت ملے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری شامتِ اعمال سے اِس نعمت کا دروازہ تم پر بند ہو جائے۔

پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو اور اِس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہیگی دُنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے اِن الفاظ میں کیا کہ:۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مگر اِس بات کو بھی یاد رکھو کہ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔

خدا تمہارے ساتھ ہو اور ابد الآباد تک تم اُس کی برگزیدہ جماعت رہو۔"

(تقریر بعنوان "خلافتِ راشدہ" صفحہ ۲۶۷ تا صفحہ ۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت

(محترم جناب قیسؔ مینائی صاحب نجیب آبادی۔ کراچی)

خلافت بھی ہے آئینہ، زباں بھی محوِ حیرت ہے ❊ نہ یارائے خموشی ہے، نہ گویائی کی طاقت ہے
امامِ وقت سے جس کو حصولِ شرفِ بیعت ہے ❊ مقدّر کا دھنی ہے خشتِ تعمیرِ جماعت ہے
گلے میں آج تک ابلیس کے جو طوقِ لعنت ہے ❊ یہ لعنت صرف انکارِ خلافت کی بدولت ہے
خلافت کا قیام آخر جماعت کی ضرورت ہے ❊ خلافت کا نظام آخر خدا کی ایک سُنّت ہے
خلافت احمدیت، احمدیت اِک خلافت ہے ❊ خلافت درحقیقت ناظمِ تنظیمِ ملّت ہے
خلافت اصل میں اِک چشمۂ فیضِ رسالت ہے ❊ کہ اجراءِ خلافت بھی تقاضائے نبوّت ہے
خلافت ایک انعامِ خداوندی کی صورت ہے ❊ سروں پر مومنوں کے یہ خدا کا دستِ شفقت ہے
خلافت گو بظاہر صرف اِک امرِ خلافت ہے ❊ پسِ پردہ مگر اس کے نہاں اِک رازِ قدرت ہے
خلافت فاتحِ عالم، خلافت بابِ نصرت ہے ❊ خلافت ایک طاقت ہے خدا کا دستِ قدرت ہے
خلافت مہدئ معہودؑ کی زندہ کرامت ہے ❊ خلافت مہدئ مسعودؑ کی ہم میں امانت ہے
خلافت مذہبِ اسلام کی اِک شان و شوکت ہے ❊ خلافت ایک صولت ہے خلافت رعب و ہیبت ہے
خلافت مذہبِ اسلام کا اِک عکسِ فطرت ہے ❊ خلافت درحقیقت ایک عکّاسِ نبوّت ہے
خلافت نُورِ دَوراں ہے چراغِ راہِ ظلمت ہے ❊ خلافت درحقیقت جلوۂ مہرِ رسالت ہے
خلافت مظہرِ قدرت ہے اِک ظلِّ نبوّت ہے ❊ خلافت اصل میں آئینۂ اسرارِ قدرت ہے
نہ مطلق بادشاہت ہے نہ مطلق آمریت ہے ❊ خلافت مومنوں پر ایک رُوحانی حکومت ہے
خلافت مہدئ معہودؑ کی احیاءِ اُمّت ہے ❊ محمد مصطفٰےؐ کی یہ بھی اِک زندہ کرامت ہے
خدا کا اِک عطیہ ہے خدا کی ایک نعمت ہے ❊ سراسر حُسن و احساں ہے سراسر فضل و رحمت ہے
نہ دنیاوی حکومت ہے نہ دُنیاوی سیاست ہے ❊ قلوبِ مومناں تک بس خلافت کی حکومت ہے
حکومت ہے نہ طاقت ہے نہ دولت ہے نہ ثروت ہے ❊ خلافت ہی کے دَم سے آج تبلیغ و اشاعت ہے
خلافت قلعۂ اسلام و استحکامِ اُمّت ہے ❊ خلافت ہی کے دَم سے زندہ پھر دیں کی امامت ہے
خلافت درحقیقت اک کلیدِ فتح و نصرت ہے ❊ خلافت ہی کے دَم سے وادِ حق و صداقت ہے
خلافت محورِ اعظم، محیطِ ہر نظامت ہے ❊ خلافت ہی کے دَم سے گرمئ نشر و اشاعت ہے
خلافت دائرہ ہے، نقطۂ پرکارِ عظمت ہے ❊ خلافت ہی کے دَم سے انضباطِ مرکزیت ہے
خلافت ہی کے دَم سے مرتفع مینارِ وحدت ہے ❊ خلافت ہی کے دَم سے سرنگوں تثلیث و کثرت ہے
خلافت ہی کے دَم سے اب نشورِ دینِ فطرت ہے ❊ خلافت ہی سے اب اجراءِ قانونِ شریعت ہے
خلافت ہی کے دَم سے آج روشن شمعِ وحدت ہے ❊ خلافت ہی کے دَم سے آج فرقِ نور و ظلمت ہے
خلافت دین ہے اسلام ہے اور دیں کی عزّت ہے ❊ خلافت ہی کے دَم سے ارتقاءِ احمدیت ہے
خلافت جلوہ گاہِ جلوۂ حُسنِ رسالت ہے ❊ خلافت آئینہ دارِ کمالاتِ نبوّت ہے
گیا دَورِ خزاں اب فصلِ گُل کی پھر حکومت ہے ❊ خلافت ہی کی برکت سے یہ دُنیا باغِ جنت ہے
خلافت کا نہ ہونا خلفشارِ مرکزیت ہے ❊ کہ فقدانِ خلافت انتشارِ احمدیت ہے
خلافت کعبۂ مقصود کا اِک جادۂ آساں ❊ خلافت درحقیقت ایک منہاجِ شریعت ہے
نہ طوفانوں کا خطرہ ہے نہ خوفِ زلزلہ اس کو ❊ خلافت ایک پختہ اور مستحکم عمارت ہے
جماعت بھی منظم اور مرکز بھی ہے مستحکم ❊ امامِ وقت میں بھی انتظامی قابلیت ہے
زمامِ ملّتِ بیضا ہے اب دستِ خلافت میں ❊ خلافت عظمتِ دیں ہے وقارِ احمدیت ہے
جماعت کو بھلا پھر کس لئے ہو خوفِ ناکامی ❊ کہ جب ہم میں قیادت ہے خلافت اور امامت ہے
خلافت کا فدائی بن امامت پر فدا ہو جا ❊ اگر اے قیسؔ تجھ کو ادّعاءِ احمدیت ہے

ساقیا دور میں ہے آج بھی جامِ محمود

ہے سکوں بخش مجھے اب بھی کلامِ محمود
میں نے بھی نامہ یہ لکھا ہے بنامِ محمود

چشمِ عشّاق کو ناصر بھی ہے محمود جمال
اور ناہید غلام ابنِ غلامِ محمود

وہی انداز وہی اُس کا قیام اُس کا قعود
کوئی دیکھے تو خرام اُس کا خرامِ محمود

تیرے میخانے کی رونق ہے اسی کے دم سے
ساقیا دور میں ہے آج بھی جامِ محمود

رخنہ ساماں کوئی ناعاقبت اندیش نہ ہو
دیکھنا پختگی و حُسنِ نظامِ محمود

وہ جسے چاہیں خلافت کی قبا دیتے ہیں
مل گیا ہے جسے ملنا تھا مقامِ محمود

فرش پر اُس پہ رہی تیرگیوں کی یلغار
"عرش پر نور سے لکھا گیا نامِ محمود"[1]

عبد المنان ناہید

[1] یہ مصرعہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا ہے۔

خلافت موجبِ فتحِ مبیں ہے

خلافت نورِ ربّ العالمیں ہے
خلافت ظلِّ ختم المرسلیںؐ ہے

خلافت دیں کا اِک حصنِ حصیں ہے
خلافت کامرانی کی امیں ہے

خلافت وحدتِ ملّت کی ضامن
خلافت موجبِ فتحِ مبیں ہے

خلافت سے سدا وابستہ رہنا
ہمارا عین فرضِ اوّلیں ہے

خلافت کے بغیر اے قومِ احمدؐ
نہ دنیا ہے نہ عقبیٰ ہے نہ دیں ہے

رسالہ الوصیّت پڑھ کے دیکھو
وہاں ذکرِ خلافت بالیقیں ہے

ہوئی کافور جس کے دم سے ظلمت
وہ شمعِ نور ربوہ میں مکیں ہے

خلیفہ ناصرِ دینِ محمدؐ
امامِ وقت کا اب جانشیں ہے

خلافت کے مناقب پر یہ تصدیق
کلامِ خاکسار و کمتریں ہے

محمد صدیق امرتسری

آخری زمانہ میں خلافت کے احیاء کی پیشگوئی
اور
اُس کا ظہور

(محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ربوہ)

بنو آدم کے تین گروہ

قرآن شریف کی پہلی سورۃ (فاتحہ) میں خدا تعالیٰ کی اصل الاصول چار صفات کا ذکر کرنے کے بعد بنی آدم کے تین گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اوّل۔ منعم علیہم یعنی وہ لوگ جن پر خدا تعالیٰ کے انعامات نازل ہوتے ہیں۔

دوم۔ مغضوب علیہم۔ جن پر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے غضب الٰہی نازل ہوتا ہے۔

سوم۔ ضالّین۔ صراطِ مستقیم سے بھٹک جانے والے لوگ جنہوں نے باوجود صحیح راستہ دریافت ہو جانے اور مل جانے کے اس راستہ کو چھوڑ دیا اور ایک ایسے راستہ پر چل پڑے جو انہیں خدا تعالیٰ تک پہنچانے کی بجائے کسی دوسری جگہ لے گیا اور بالآخر واصلِ جہنم کر دیا۔ اور اُمتِ محمدیہ کو اس سورۃ میں یہ دُعا سکھلائی گئی ہے کہ وہ منعم علیہم ہونے کے لئے دُعا کرتے رہیں تا اللہ تعالیٰ کے انعامات ان پر سابقہ منعم علیہم گروہوں کی طرح نازل ہوں۔

شرفِ انسانیت۔ خلافت

سابقہ منعم علیہم گروہوں کو جو انعامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے گئے ان میں سے سب سے بڑا انعام خلافت کا انعام ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے صرف اسی غرض کے لئے پیدا کیا کہ انہیں اس زمین میں اپنا خلیفہ بنائے۔ چنانچہ قرآن شریف کی دوسری سورۃ (بقرۃ) کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے جدِّ امجد حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے کہ اُس ذاتِ اقدس نے اپنے فرشتوں پر اپنے اِس فیصلہ کا اظہار فرمایا ہے کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً میں زمین پر اپنا خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں اور تمہارا یہ فرض ہے کہ تم ہمارے اس جلوۂ قدرت و انعام و تفضّل کو دیکھ کر اس کی اطاعت کرو اور اس کے سامنے سربسجود ہو جاؤ۔ اور اس خلافت کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کو وہ علم عطا فرمایا گیا جس کی نظیر فرشتوں کے پاس نہ تھی

اتباعِ ہدایت کا عہد

اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی جماعت سے یہ عہد لیا گیا کہ:۔

اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

جب کبھی میری طرف سے تمہارے پاس کوئی ہدایت آئے (ہدایت لانے والے کو عربی زبان میں ہادی اور ہُدیٰ کہتے ہیں) تو تم اس کی اتباع کرو اور اس اتباعِ ہدایت و ہادی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسے تابعینِ ہدایت ہر قسم کے خوف اور غم سے محفوظ رکھے جائیں گے۔

نیز بنی آدم کو یہ بھی بتلا دیا گیا کہ ابلیس تمہارے باپ آدم خلیفۃ اللہ کا دشمن ہے اس سے ہمیشہ بچتے رہنا۔ تا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے پاس ان مخفی راستوں سے آ کر تمہیں گمراہ کر دے، جس طرح وہ تمہارے باپ آدم اور اماں حوا کو قسمیں کھا کھا کر اور اپنے خیر خواہ ہونے کا دعویٰ کر کے، نادانستہ خدا تعالیٰ کی حکم عدولی کا مرتکب بنا کر ان کے لئے تکلیف و مشقت کا موجب بن گیا تھا۔

آلِ ابراہیم پر انعام

پھر یہی خلافت کا انعام حضرت آدم و حضرت نوح علیہما السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا اور ان کو سب لوگوں کے لئے امام (پیشوا) بنایا گیا۔ اور پھر ان کی دعا و درخواست کے مطابق یہ خلافتِ الٰہیہ اور امامتِ عامّہ کا انعام ان کی پاک ذرّیت کے لئے مخصوص کیا گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝

کہ اس وقت کو یاد کرو جب خداوندِ ابراہیم نے، ابراہیم کو اپنے چند احکام کے ذریعہ آزمایا اور امتحان لیا، پھر جب اس نے ان احکام کی تعمیل کر دی تو خداوند نے اُسے کہا کہ میں تجھے لوگوں کے لئے امام (پیشوا) مقرر کرنے والا ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ میری اولاد میں سے بھی امام مقرر فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری درخواست قبول کر لی گئی ہے لیکن تیری اولاد میں سے جو ظالم ہوں گے ان کو یہ عہدہ اور انعام نہیں دیا جائے گا۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اس وعدہ کو پورا کرنے کے متعلق خود فرمایا:۔

فَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا ۝

(سورۃ النساء آیت ۵۵)

کہ ہم نے ابراہیم کی اولاد کو شریعت اور حکمت اور بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔

اُمتِ محمدیہ سے وعدہ خلافت

پھر یہی انعام اپنے وقت پر آپ کی اولاد میں سے آپ اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل ؑ کی خاص دعا کے مطابق جو کعبہ کی تعمیر کے وقت کی گئی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا اور آپ کے ذریعہ دنیا میں یہ اعلان کیا گیا:۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

(سورۃ جمعہ آیت ۳ و ۴)

کہ وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف اُسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو باوجود ان پڑھ ہونے کے ان کو خدا کے احکام سُناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب (شریعت) اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اسکو بھیجے گا، جو ابھی تک ان سے ملی نہیں۔ اور وہ غالب اور حکمت والا خدا ہے۔"

اور نہ صرف یہی کہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی یہ خلافت عطا فرمائی گئی بلکہ آپ پر سچے دل سے ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں کو بھی آپ کے ذریعہ یہ وعدہ دیا گیا:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ... وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝

(سورۃ النور آیت ۵۶)

کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ضرور بالضرور اس زمین میں ایسے ہی خلیفے بنائیگا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ان لوگوں کو خلیفے بنا چکا ہے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

پھر ان خلفاء کی چار امتیازی علامات یا نشانیاں اس آیت میں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ جو لوگ ان امتیازی علامات کو ہمارے خلفاء میں دیکھنے کے بعد بھی ان کا انکار کرینگے تو وہ فاسق ہوں گے یعنی خدا تعالیٰ کے عہد کو جو اُن سے لیا گیا تھا، توڑنے والے ہونگے اور اس عہد شکنی اور بدعہدی کی وجہ سے مستحق سزا ہوں گے ۔

یہ وعدہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی متبعین میں سے خلفاء بنانے کا وعدہ خداوندی ایک نہایت مستحکم اور پختہ وعدہ ہے جس میں تخلف کی کوئی گنجائش نہیں ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے صیغہ مضارع میں اور اس پر لام تاکید اور نونِ ثقیلہ داخل کرکے اپنے اس وعدہ کو بیان فرمایا ہے ۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بیان فرما دیا ہے کہ یہ خلافت اس خلافت سے مشابہ ہوگی جو ان سے پہلی قوموں میں پائی جاتی تھی اور یہ خلافت چار قسم کی تھی ۔

اوّل ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست ملنے والی خلافتِ روحانی جسے نبوت اور رسالت کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے ۔ جیسے حضرت آدمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ اور حضرت عیسےٰؑ کی خلافت ۔

دوم ۔ آسمانی روحانی خلافت کی روحانی خلافت ۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع بن نون اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بعد ان کی روحانی خلافت ۔

سوم ۔ جسمانی خلافت جسے بادشاہت اور سلطنت سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسے بنی اسرائیل اور دیگر اقوام کے بادشاہ ۔

چہارم ۔ عام خلافتِ ارضیہ ۔ یعنی کسی ملک کی زمین کی ایک دوسرے کے بعد ملکیت اور وراثت ۔

پھر خدا تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو نہایت شاندار رنگ میں پورا فرمایا اور یہ چاروں قسم کی خلافت اُمتِ محمدیہ کو عطا فرمائی اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وعدہ کے قیامت تک پورا ہوتے رہنے کو اپنی ایک حدیث میں جو عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے اس طرح بیان فرمایا ہے :-

تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعها اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافة علیٰ منهاج النبوۃ ما شاء اللہ ان تکون، ثم یرفعها اللہ تعالیٰ، ثم تکون ملکا عاضا فتکون ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعها اللہ تعالیٰ، ثم تکون ملکا جبریة فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعها اللہ تعالیٰ، ثم تکون خلافة علیٰ منهاج النبوۃ ثم سکت ۔ ۔ ۔ ۔ (مسند احمد بن حنبل اور بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۶۱)

کہ تم میں نبوت ہوگی اور جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا یہ نبوت تم میں باقی رہے گی ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے اُٹھا لے گا ۔ پھر اس نبوت کے بعد تم میں نبوت کے طور و طریقہ پر خلافت آجائے گی اور یہ خلافت جب تک خدا تعالیٰ چاہے تم میں باقی رہے گی ۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اُٹھا لیگا ۔ پھر بڑی سخت بادشاہت آجائے گی اور یہ بھی تم میں جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا باقی رہے گی ۔ پھر اللہ تعالےٰ اسے اُٹھا لے گا ۔ پھر اس کے بعد جبری بادشاہت آجائیگی اور جب تک خدا تعالےٰ چاہے گا یہ تم میں باقی رہیگی ۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لیگا ۔ پھر اس کے بعد منہاج نبوت پر خلافت آجائے گی ۔" (شارح حدیث کہتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ و مہدی کا زمانہ ہے) اسکے بعد راوی (حذیفہؓ) کہتے ہیں کہ آپؐ خاموش ہو گئے ۔"

چنانچہ پہلے نبوت اور پھر خلافتِ راشدہ تیس سال تک قائم رہی پھر بنی امیہ کی بادشاہت آگئی ۔ اُن کے بعد بنو عباس نے اپنی سلطنت قائم کر لی اور بنو عباس کے بعد یہ سلطنت کئی زبردست سلطنتوں میں تقسیم ہوگئی اور رفتہ رفتہ دنیا ظلم و جور سے بھر گئی ۔

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر منہاج نبوت پر خلافت قائم کر دی اور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرما دیا اور آپ کے ذریعہ عدل و انصاف کے وہ اصول اور اسلام کی وہ صحیح تعلیم جس سے دنیا میں حقیقی امن و سلامتی قائم ہو سکتی اور قتل و غارت اور خون ریزی اور جنگ و جدال اور ظلم و جور کا قلع قمع ہو جاتا ہے دنیا میں شائع فرما دی اور وہ خلافتِ راشدہ جو شروع میں تیس سال تک باقی رہی تھی آپ کے ذریعہ دوبارہ قائم فرما دی اور آپ کے ذریعہ ہمیں یہ بشارت دیدی کہ خدا تعالیٰ کی یہ نعمت ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی اور اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا ۔

حضور علیہ السلام اپنے رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں :-

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے ۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا وے ۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی (یعنی میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے ۔ ناقل) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا ۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ۔ ۔ ۔ ۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے ۔" (صفحہ ۶ - ۷)

اور خدا تعالیٰ نے آپ کی وفات کے بعد اپنے وعدہ کے مطابق ہمیں ۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء کو اپنی دوسری قدرت کا جلوہ دکھا دیا اور آپ کے بعد منہاجِ نبوت پر خلافتِ راشدہ قائم فرما دی ۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کی بے پایاں رحمت و نصرت سے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ۔ اطال اللہ بقاءہ فینا ۔ ہم میں موجود ہیں ۔ والحمد للہ رب العٰلمین ۔

بزرگانِ سلف اور خلافت

نبوت و خلافت و امامت کے متعلق علماء متقدمین و متأخرین نے بہت کچھ لکھا ہے ۔ ذیل میں صرف ایک مسلمہ بزرگ عالم باعمل، شہید ملت حضرت سید شاہ محمد اسمٰعیل نور اللہ مرقدہ و قدس سرّہ کی ایک کتاب منصبِ امامت سے اس بارہ میں چند ضروری اقتباسات درج کئے جاتے ہیں (حضرت شاہ صاحبؒ کی یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اس کا اُردو ترجمہ حکیم محمد حسین علوی صاحب نے ۱۹۴۹ء میں لاہور سے شائع کیا تھا اور اسی ترجمہ سے یہ اقتباسات اُردو میں یہاں نقل کئے جاتے ہیں) حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں :-

"خلیفہ راشد وہ شخص ہے جو صاحب منصب امامت ہو اور سیاست ایمانی کے معاملات اس سے ظاہر ہوں ۔ جو اسی منصب تک پہنچا وہی خلیفہ راشد ہے خواہ زمانہ سابق میں ظاہر ہوا، خواہ موجودہ زمانہ میں ہو ۔ خواہ اوائل اُمت میں ہو خواہ اس کے آخر میں ۔ خواہ فاطمی نسل سے ہو یا ہاشمی سے، خواہ نسل قصیّ سے ہو ۔ خواہ نسل قریش سے ۔

اس لفظ خلیفہ کو بمنزلہ لفظ خلیل اللہ، کلیم اللہ، روح اللہ، حبیب اللہ یا صدیق اکبر، فاروق اعظم، ذوالنورین ۔ مرتضیٰ،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجتبیٰ اور سید الشہداء یا ان کی مانند شمار نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ان میں سے ہر ایک لقب بزرگانِ دین میں سے ایک خاص بزرگ کی ذات سے خصوصیت رکھتا ہے اس لقب کے اطلاق سے اسی بزرگ کی ذات تصوّر کی جاتی ہے اور اسی طرح یہ بھی نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ لفظ "خلفاء راشدین" خلفائے اربعہ کی ذات سے خصوصیت رکھتا ہے کہ اس لفظ کے استعمال سے انہی بزرگوں کی ذات تصوّر ہوتی ہے۔ حاشا و کلاّ! بلکہ اس لقب کو بمنزلہ ولی اللہ۔ مجتہد، عالم، عابد، زاہد، فقیہ، محدّث، متکلم، حافظ، بادشاہ، امیر یا وزیر کے تصوّر کرنا چاہیئے کیونکہ ان میں سے ہر ایک خاص منصب پر دلالت نہیں رکھتا۔ جو کوئی بھی اس صفت سے متصف اور اس منصب پر قائم ہو وہی اس لقب سے ملقب ہو سکتا ہے!

پس جیسا کہ کبھی کبھی دریائے رحمت سے کوئی موج سربلند ہوتی ہے اور ائمہ ہدیٰ میں سے کسی امام کو ظاہر کرتی ہے۔ ایسا ہی اللہ کی نعمت کمال تک پہنچتی ہے تو کسی کو تختِ خلافت پر جلوہ افروز کر دیتی ہے اور وہی امام اس زمانہ کا خلیفۂ راشد ہے۔

اور وہ جو حدیث میں وارد ہے کہ خلافتِ راشدہ کا زمانہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تیس سال تک ہے اس کے بعد سلطنت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ خلافتِ راشدہ متصل اور تواتر طریق پر تیس سال تک رہے گی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قیامِ قیامت تک خلافتِ راشدہ کا زمانہ وہی تیس سال ہے اور بس! بلکہ حدیث مذکورہ کا مفہوم یہی ہے کہ خلافتِ راشدہ تیس سال گزرنے کے بعد منقطع ہوگی نہ یہ کہ اس کے بعد پھر خلافتِ راشدہ کبھی عود ہی نہیں کر سکتی!۔

بلکہ ایک دوسری حدیث خلافتِ راشدہ کے انقطاع کے بعد پھر عود کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعها اللہ تعالیٰ، ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعها اللہ تعالیٰ ثم یکون ملکا عاضا فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعها اللہ ثم یکون ملکا جبریة فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعها اللہ تعالیٰ، ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة، ثم سکت"

(نبوت تم میں رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اُٹھا لے گا اور بعدہٗ نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی جو اللہ کے منشاء تک رہے گی۔ پھر اسے بھی اللہ تعالیٰ اٹھا لیگا پھر بادشاہی ہوگی اور اسے بھی اللہ جب تک چاہے گا رکھے گا۔ پھر اسے بھی اٹھا لے گا۔ پھر سلطنت جابرانہ ہوگی جو منشاء باری تعالیٰ تک رہے گی۔ پھر اسے بھی اٹھا لے گا اور اس کے بعد پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی، پھر آپ چپ ہو گئے)

اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت، خلافتِ راشدہ سے افضل انواع میں سے ہوگی۔ یعنی وہ خلافت "منتظمہ محفوظہ" ہوگی کیونکہ اس کی تعریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

"لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتی یبعث اللہ فیه رجلا من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابی یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جورا"۔

(اگر دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہے مگر ایک دن تو لمبا کردے اسے اللہ تعالیٰ یہاں تک کہ اٹھاوے اللہ تعالیٰ ایک آدمی میرے اہل بیت سے میرے ہمنام اور اس کے باپ کا نام بھی میرے باپ کے ہمنام ہوگا۔ بھر جائے زمین خوبی اور انصاف سے، جیسا کہ بھری ہو ظلم اور جور سے)

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اتاہ ابدال الشام وعصائب اهل العراق فیبایعونه"۔

(شام کے ابدال اور عراق کے بزرگ اس کے پاس آکر بیعت کریں گے۔)

..... نیز وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

"اَلْمَهْدِیُّ علیه السلام یُشْبِهُهٗ فِی الْخُلُقِ"۔

(مہدی علیہ السلام خُلق میں میرے مشابہ ہوں گے!)

(صـ۸۲-۸۴)

۲- "نزولِ نعمتِ الٰہی یعنی ظہورِ خلافتِ راشدہ سے کسی زمانہ میں مایوس نہ ہونا چاہیئے اور اسے مجیب الدعوات سے طلب کرتے رہنا چاہیئے اور اپنی دعا کی قبولیت کی امید رکھنا اور خلیفہ راشد کی جستجو میں ہر وقت ہمّت صرف کرنا چاہیئے۔ شاید کہ یہ نعمت کاملہ اسی زمانہ میں ظہور فرماوے اور خلافتِ راشدہ اسی وقت ہی جلوہ گر ہو جائے"۔

(صـ۸۶)

۳- "خلیفہ راشد سایہ رب العالمین، ہمسایۂ انبیاء مرسلین، سرمایہ ترقی دین اور ہم پایۂ ملائکہ مقربین ہے۔ دائرۂ امکان کا مرکز، تمام وجوہ سے باعثِ فخر اور اربابِ عرفان کا افسر ہے۔ دفترِ افرادِ انسانی کا سر ہے، اس کا دل تجلیِ رحمان کا عرش اور اس کا سینہ رحمتِ وافرہ اور اقبالِ جلالِ یزدان کا پرتو ہے۔ اس کی مقبولیت جمالِ ربانی کا عکس ہے اس کا قہر تیغِ قضا اور مہر عطیات کا منبع ہے۔ اس سے اعراض، معارضہ، تعزیہ اور اس سے مخالفت، مخالفتِ ربّ قدیر ہے۔ جو کمال اس کی خدمت گزاری میں صرف نہ ہوا خیال ہے پُراز خلل اور جو علم اس کی تعظیم و تکریم کے بیان میں نہ لایا گیا سراسر وہم باطل و محال ہے۔ جو صاحبِ کمال اسکے ساتھ اپنے کمال کا موازنہ کرے، وہ مشارکتِ حق تعالیٰ پر مبنی ہے۔ اہلِ کمال کی علامت یہی ہے کہ اسکی خدمت میں مشغول اور اسکی اطاعت میں مبذول رہیں۔ اسکی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے رسولؐ کی جگہ شمار کریں"۔ (صـ۸۹)

۴- "خلیفہ راشد رسولؐ کے فرزند و لیعہد کی بجائے اور دوسرے ائمہ دین بمنزلہ دوسرے بیٹوں کے ہیں، (ناقل) پس جیسا کہ تمام فرزندوں کی سعادتمندی کا تقاضا یہی ہے کہ جس طرح وہ مراتب پاسداری و خدمت گزاری اپنے باپ کے حق میں ادا لاتے ہیں وہ بتمامہ اپنے باپ کے جانشین بھائی سے بجا لائیں اور اسے اپنے باپ کی جگہ شمار کریں اور اسکے ساتھ مشارکت کا دم نہ بھریں بلکہ وزارت کے منصب پر مصلحت کا خیال رکھیں۔

ایسے ہی ائمہ ہدیٰ کی امامت کا تقاضا یہی ہے کہ جس طرح پیغمبر کی اطاعت اور اطاعت ...... بجالاتا ہے اُسی طریق سے اپنے اختیار کی باگ خلیفہ راشد کے ہاتھ میں دیدیں اور ہر طریقہ سے اس کی تابعداری میں گردنِ تسلیم خم رکھیں گو ان میں سے ہر ایک منازلِ وجاہت میں مانندِ علم اور مقاماتِ ولایت میں راسخ القدم اور نزولِ کلام الہام میں اس کے ساتھ مشابہت اور توجیہہ خطاب شریکِ منصب بعثت اور رسالت میں ایک دوسرے پر فخر رکھتا اور ابوابِ ہدایت کے فتح (کھولنے ناقل) میں اس سے مساوات رکھتا ہو"۔ (صـ۹۳)

۵- "منجملہ مذکورہ امور کے ایک اہم امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مامور ہوئے تھے اور آپکی ادائیگی امام سے بھی ظاہر ہوئی چنانچہ قرآن میں ہے "قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا" کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں"۔ اور ظاہر ہے کہ تبلیغِ رسالت تمام انسانوں کی نسبت آں جناب سے ثابت نہیں بلکہ امرِ دعوت حضورؐ سے شروع ہو کر یوماً فیوماً خلفائے راشدین اور ائمہ مہدیین کے واسطہ سے ترقی کو پہنچا یہاں تک کہ امام مہدی علیہ السلام کے واسطہ سے تکمیل پائے گا۔ اسی نیابت کو مذکورہ امور میں وصایا کہا گیا ہے۔ یعنی جس طرح وصی ادائے حقوق اور طلب میں منیب (یعنی نائب بنانے والے۔ ناقل) کا قائم مقام ہوتا ہے اسی طرح امام بھی ان معاملات میں جو خدا اور اسکے رسول کے درمیان منعقد ہوئے پیغمبر کا قائم مقام ہے"۔ (صـ۹۷)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ خلافت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں

(سلطان احمد پیرکوٹی)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً باون سال تک جماعت کی قیادت کی توفیق ملی۔ اِس طویل عرصہ میں جہاں جماعت کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی کامیابی سے سرفراز فرمایا وہاں اس پر کئی پُر آشوب دَور بھی آئے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر موقع پر جماعت کی بہترین راہنمائی فرمائی۔ مصائب اور ابتلاء کے ہر دَور سے جماعت نہایت کامیابی سے نکل آئی اس کے قدم کسی وقت بھی ڈگمگائے نہیں بلکہ لحظہ بہ لحظہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے گئے۔ آپ نے جماعت کی علمی راہنمائی بھی فرمائی اور پیش آمدہ مسائل کو مبرہن طور پر جماعت کے سامنے پیش فرمایا اور مختلف اوقات میں ان کو نئے سے نئے اور سادہ پیرایہ میں حل فرمایا کہ جماعت کے افراد کو ازبر ہو گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے کتب اور ملفوظات کا اتنا عظیم اور قیمتی خزانہ چھوڑا ہے کہ جس کی موجودگی میں ایک مبلغ احمدی کو مشکل سے مشکل مسئلہ کے حل کرنے میں کوئی دِقت پیش نہیں آتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جماعت کے ایک ذی اثر اور متقدر طبقہ کی طرف سے پوری کوشش کی گئی کہ جماعت کی وحدت قائم نہ رہے اور وہ اپنی من مانی کارروائیاں کر سکیں۔ انہوں نے خلافت کے مسئلہ کی اپنے اپنے رنگ میں تشریحات پیش کیں اور جماعت کو اپنے پیچھے چلانے کی کوشش کی لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان کے علی الرغم جماعت کو خلافت کے انعام سے نوازا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو خلافت کی خلعت فاخرہ پہنا کر ساری جماعت کو ایک جھنڈے تلے جمع کر دیا تو آپ نے خلافت کے مسئلہ کو نہایت عالمانہ طور پر جماعت کے سامنے پیش فرمایا اور پھر اپنے طویل دَورِ خلافت میں اس پر متواتر روشنی ڈالتے رہے تا یہ مسئلہ اتنا واضح ہو جائے کہ جماعت کسی وقت خلافت کے سلسلہ میں لغزش نہ کھائے وہ ایک ہی وحدت پر قائم رہے اور کسی وقت بھی تشتت و افتراق کا شکار نہ بنے۔ آپ نے اپنے عہدِ خلافت میں مسئلہ خلافت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ خلافت کی اہمیت وضرورت کو واضح فرمایا اس کی برکات سے جماعت کو آگاہ فرمایا خلفاء کے کام بتائے، خلافت کی اقسام بیان فرمائیں۔ خلیفۂ برحق کی پہچان اور علامات بیان فرمائیں۔ پھر آپ نے بتایا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور وہ شخصِ واحد ہوتا ہے نہ کہ انجمن اور جماعت۔ وہ معزول نہیں ہو سکتا اور اس کو مستعفی ہونے کا مشورہ دینے والا خدا تعالیٰ کی معرفت سے کورا ہوتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ خلافت انعامِ خداوندی ہے وحدتِ قومی کی جان ہے اس کا قائم رہنا ضروری ہے۔ پھر آپ نے جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت پر بھی روشنی ڈالی اور فرمایا خلافتِ احمدیہ ہمیشہ مذہبی، اخلاقی، تمدنی اور علمی ترقی اور اصلاح کی طرف متوجہ اور سیاسیات سے الگ تھلگ رہے گی۔

ذیل میں حضور کے ارشادات حضور کی اپنی تحریرات اور فرمودات سے پیش کئے جاتے ہیں تا جماعت کے دوست اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

خلیفہ کسے کہتے ہیں

"خلیفہ اس کو کہتے ہیں (۱) جو کسی کا قائم مقام ہو (۲) خلیفہ اس کو کہتے ہیں جس کا کوئی قائم مقام ہو (۳) خلیفہ وہ جو احکام و اوامر کو جاری کرتا اور انکی تعمیل کراتا ہے۔" (برکاتِ خلافت ص۱)

"نبی کے وہ جانشین بھی خلیفہ کہلاتے ہیں جو اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوں یعنی اس کی شریعت پر قوم کو چلانے والے اور ان میں اتحاد قائم رکھنے والے ہوں خواہ وہ نبی ہوں یا غیر نبی۔"
(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل ص۳۷۲)

خلیفہ شخصِ واحد ہوگا انجمن نہیں

"لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مسلمانوں میں بھی اسی طرح کا خلیفہ بنائیگا جس طرح کے پہلے لوگوں میں بنائے۔ اِس آیت میں دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ ویسے ہی خلیفے بنائے گا جیسے پہلوں میں بنائے۔ اب اگر پہلی اُمتوں میں نبیوں کے بعد انجمنیں خلیفہ بنتی تھیں تو اب بھی انجمن ہی خلیفہ ہو گی اور اگر پہلی قوموں میں شخصِ واحد نبی کا قائم مقام ہوتا رہا ہے تو اب بھی شخصِ واحد ہی قائم مقام ہو گا۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا پہلے کسی نبی کا خلیفہ کوئی انجمن بھی ہوئی ہے؟ کبھی نہیں۔ حضرت موسیٰؑ کا خلیفہ بھی ایک ہی شخص ہوا پس ضرور تھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ بھی ایک ہی شخص ہوتا اور مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ بھی ایک ہی شخص ہوتا نہ انجمنیں کیونکہ کَمَا نے اس مسئلہ کو بالکل صاف کر دیا ہے۔"
(خلافتِ احمدیہ ص۵۳)

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں جس رنگ میں خلافت قائم کی وہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے اور خدا تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت بتا رہی ہے کہ قوم سے اس وعدہ کو بعض افراد کے ذریعہ ہی پورا کیا جائے گا۔"
(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل ص۳۸۹)

خلیفہ کی اقسام

"خلیفے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو اصل کے مرنے کے بعد ہوتے ہیں اور ایک اس کی موجودگی میں بھی ہوتے ہیں مثلاً وائسرائے شہنشاہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی وائسرائے کو کہے کہ چونکہ اسے دین سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے یہ شہنشاہ کا خلیفہ نہیں ہو سکتا تو یہ اس کی بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ وہ جس بادشاہ کا نائب ہے اس کے پاس حکومت ہی ہے اس لئے وائسرائے حکومت میں ہی اس کا خلیفہ ہے نہ کہ دین میں۔" (برکاتِ خلافت ص۱۰-۱۱)

خلیفہ کی پہچان

"خلیفہ کے معنے ہیں کسی کے پیچھے آکر وہی کام کرنے والا جو اس سے پہلا کیا کرتا تھا۔ اس کی پہچان کے لئے جس کا کوئی خلیفہ ہو گا اس کے اصل کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا کام کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کام یہ بتایا ہے یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ یعنی یہ کہ (۱) خدا کی آیات لوگوں پر پڑھے (۲) ان کا تزکیۂ نفس کرے (۳) انہیں کتاب سکھلائے (۴) ان کو حکمت سکھائے ۔۔۔ یہ چاروں کام نبی کے دُنیا کی کوئی انجمن نہیں کر سکتی یہ وہی شخص کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی کے بعد مقرر کیا جاتا ہے اور جسے خلیفہ کہا جاتا ہے۔"
(برکاتِ خلافت ص۸)

"اِس آیت (استخلاف۔ ناقل) میں پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ سچے خلفاء کی آمد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو گی۔ کوئی شخص خلافت کی خواہش کر کے خلیفہ نہیں بن سکتا اور نہ کسی منصوبہ کے ماتحت خلیفہ بن سکتا ہے۔ خلیفہ وہی ہو گا جسے خدا بنانا چاہے گا بلکہ بسا اوقات وہ ایسے حالات میں خلیفہ ہو گا جبکہ دُنیا اس کے خلیفہ ہونے کو ناممکن خیال کرتی ہو گی۔ دوسری علامت اللہ تعالیٰ نے سچے خلیفہ کی یہ بتائی ہے کہ وہ اس کی مدد انبیاء کے مشابہ کرتا ہے کیونکہ فرماتا ہے كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کہ یہ خلفاء ہماری نصرت کے ایسے ہی مستحق ہوں گے جیسے پہلے خلفاء ۔۔۔

تیسری بات اس آیت سے یہ نکلتی ہے کہ یہ وعدہ اُمت سے اُس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ اُمت مومن اور عمل صالح کرنے والی رہے۔ جب وہ مومن اور عملِ صالح کرنے والی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے وعدہ کو واپس لے لیگا گویا نبوت اور خلافت میں یہ عظیم الشان فرق بتایا کہ نبوت تو اس وقت آتی ہے جب دُنیا خرابی اور فساد سے بھر جاتی ہے فرمایا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (روم ع۵) یعنی جب بر اور بحر میں فساد واقع ہو جاتا ہے۔ لوگ خدا تعالیٰ کو بھول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں۔ الٰہی احکام سے اپنا مُنہ موڑ لیتے ہیں، ضلالت اور گمراہی میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور تاریکی زمین کے چپّہ چپّہ کا احاطہ کر لیتی ہے تو اس وقت لوگوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کسی نبی کو بھیجتا ہے جو پھر آسمان سے نورِ ایمان کو واپس لاتا اور ان کو سچّے دین پر قائم کرتا ہے لیکن خلافت اس وقت آتی ہے جب قوم میں اکثریت مومنوں اور عملِ صالح کرنے والوں کی ہوتی ہے اور خلیفہ لوگوں کو عقائد میں مضبوط کرنے کے لئے نہیں آتا بلکہ تنظیم کو مکمل کرنے کے لئے آتا ہے گویا نبوّت تو ایمان اور عملِ صالح کے مٹ جانے پر آتی ہے اور خلافت اس وقت آتی ہے جب قریباً تمام کے تمام لوگ ایمان اور عملِ صالح پر قائم ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ خلافت اُسی وقت شروع ہوتی ہے جب نبوّت ختم ہوتی ہے۔

چوتھی علامت خلفاء کی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ اُن کے دینی احکام اور خیالات کو اللہ تعالیٰ دُنیا میں پھیلائے گا چنانچہ فرماتا ہے ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کہ اللہ تعالیٰ اُن کے دین کو تمکین دے گا اور باوجود مخالف حالات کے اسے دُنیا میں قائم کرے گا۔ یہ ایک زبردست ثبوت خلافتِ حقّہ کی تائید میں ہے اور جب اس پر غور کیا جاتا ہے تو خلفاء کی صداقت پر خدا تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا نشان نظر آتا ہے۔

پانچویں علامت اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعنی جب بھی قومی طور پر اسلامی خلافت کے لئے کوئی خوف پیدا ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں نورِ ایمان باقی ہوگا اللہ تعالیٰ اس خوف کے بعد ضرور ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ جن سے مسلمانوں کا خوف امن سے بدل دے گا۔۔۔

خلفاء کی چھٹی علامت اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا وہ خلفاء میری عبادت کرینگے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرینگے یعنی ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ جرأت اور دلیری پیدا کر دے گا اور خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کا خوف اُن کے دل میں پیدا نہیں ہوگا۔ وہ لوگوں کے ڈر سے کوئی کام نہیں کریں گے بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل رکھیں گے اور اسی کی خوشنودی اور رضا کے لئے تمام کام کریں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صـ۳۷۰ تا صـ۳۸۲ ۔ خلافتِ راشدہ صـ۱۵۳ تا صـ۱۷۷)

خلیفہ خدا بناتا ہے

"خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحبؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔"

(کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے صـ۳)

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں چار خلافتیں بیان فرمائی ہیں اور فرمایا ہے کہ چاروں قسم کے خلیفے میں آپ ہی بناتا ہوں۔ چنانچہ فرمایا یا داؤد انّا جعلناك خلیفۃ فی الارض (سورہ ص ع۲) اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پس نبی بھی خلیفہ کہلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی ہم ہی بناتے ہیں اس میں بھی انسانوں کا کچھ دخل نہیں۔ دوم نبیوں کی اُمّت کو کافروں کا خلیفہ کہا ہے جیسے فرماتا ہے عسیٰ ربکم ان یھلك عدوکم ویستخلفکم فی الارض (پ۹ ع۵) قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کر کے انہیں ان کی جگہ خلیفہ بنا دے۔ سوم اولاد کو آباء و اجداد کا خلیفہ کہا ہے۔۔۔ ھو الذی جعلکم خلٰئف فی الارض وہی جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ یہ دونو خلافتیں بھی خدا ہی بناتا ہے مومنوں کو کافروں پر غلبہ بھی خدا ہی دیتا ہے اور بیٹے بھی خدا ہی دیتا ہے چہارم نبیوں کے بعد ان کی اُمّت کے پاکباز لوگوں میں سے خلیفہ بنانے کا وعدہ کیا ہے (نور ع۶) وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصّلحت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم یعنی اے مسلمانو تم میں سے ایسے مومنوں کو جو سنوار والے کام کرتے ہیں ان کو ایسے نبیوں کے جانشینوں کی طرح جانشین بنانے کا اللہ وعدہ کرتا ہے۔ پس چار قسم کے خلیفے ہوتے ہیں اور چاروں خلیفے خدا ہی بناتا ہے۔"

(خلافتِ احمدیہ صـ۴)

"خلیفے خدا مقرر کرتا ہے اور آپ ان کے خوفوں کو دُور کرتا ہے۔"

(منصبِ خلافت صـ۴۳)

"آیت (استخلاف۔ ناقل) میں اوّل تو خدا تعالیٰ کے وعدہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ وعد اللہ پھر خلافت دینے کے وعدے کو لؔ تاکید اور نؔ تاکید سے مؤکد کیا اور بتایا کہ خدا ایسا کریگا اور ضرور کرے گا پھر بتایا کہ خدا ضرور ضرور ان خلفاء کو تمکین عطا کرے گا اور پھر فرمایا کہ خدا ضرور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ غرض کہ تین بار لام تاکید اور نون تاکید لگا کر اس بات پر زور دیا ہے کہ ایسا خدا ہی کرے گا کسی کا اس میں دخل نہ ہوگا۔ اس کی غرض یہ بتائی کہ ایسا کیوں ہوگا اس لئے کہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا اس کے نتیجہ میں وہ میری ہی عبادت کریں گے کسی کو میرا شریک نہ قرار دیں گے یعنی اگر انسانی کوشش سے خلیفہ بنے تو خلیفہ کو گروہ سے دبتے رہنا پڑے کہ ان لوگوں نے مجھ پر احسان کیا ہے پس ہم سب کچھ خود کریں گے تا شرک خلفاء کے قریب بھی نہ پھٹک سکے اور جب خلیفہ اس قوّت اور قدرت کو دیکھے گا جس کے ذریعہ خدا نے اسے قائم کیا ہے تو اسے وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ اس میں کسی دوسرے کا ہاتھ بھی ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا یہ معنے خدا تعالیٰ نے بتائے ہیں پس خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو ہٹا سکے۔"

(منصبِ خلافت صـ۴۸، ۴۹)

"خلیفہ خدا بناتا ہے یعنی اسکے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا۔ نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبہ کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں وہ خلیفہ بنتا ہے جبکہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ (قرآن کریم کے۔ ناقل) یہ الفاظ کہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصّلحت خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا بھی ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اُسے پورا کوئی اور کرے۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صـ۳۷۰ ۔ خلافتِ راشدہ صـ۱۵۳)

"گو خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن یہ آیت (آیت استخلاف۔ ناقل) نصّ صریح کے طور پر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُمّت کو اپنے فیصلہ کا اس امر میں ذریعہ بناتا ہے اور اس کے دماغ کو خاص طور پر روشنی بخشتا ہے لیکن مقرر اصل میں اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے چنانچہ فرمایا لیستخلفنّھم کہ وہ خود انکو خلیفہ بنائے گا پس گو خلفاء کا انتخاب مومنوں کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا الہام لوگوں کو اصل حقدار کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صـ۳۹۱)

"میں تمہیں خدا کی قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہتا ہوں کہ میں نے حصولِ خلافت کے لئے کوئی منصوبہ بازی نہیں کی میرے مولیٰ نے پکڑ کر مجھے خلیفہ بنا دیا ہے۔ میں اپنی لیاقت یا خدمت تمہارے سامنے پیش نہیں کرتا کیونکہ میں الٰہی کام کے مقابلہ میں خدمات یا لیاقت کا سوال اُٹھانا حماقت خیال کرتا ہوں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کوئی کام کس طرح کرنا چاہیئے خدا نے جو کچھ کیا ہے اُسے قبول کرو۔"

(القول الفصل صـ۵۶)

"مجھے خلافت کا نہ کوئی شوق تھا اور نہ ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کام پر مقرر کر دیا تو میں ہو گیا میرا اس میں کوئی دخل نہیں۔"

(برکاتِ خلافت صـ۹)

"میں۔۔۔ اسی قادر و توانا خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ باوجود ایک سخت کمزور انسان ہونے کے مجھے خدا تعالیٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے اور میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسنے آج سے ۲۲۔۲۳ سال پہلے مجھے رؤیا کے ذریعہ بتا دیا تھا کہ تیرے سامنے ایسی مشکلات پیش آئیں گی کہ بعض دفعہ تیرے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ اگر یہ بوجھ علیحدہ ہو سکتا ہے تو علیحدہ کر دیا جائے مگر تو اس بوجھ کو ہٹا نہیں سکے گا اور یہ کام تجھے بہرحال نبھانا پڑے گا۔ اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔"

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء صـ۷)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام نظامِ خلافت سے وابستہ ہے

مکرم بشارت احمد بشیر صاحب سابق انچارج مشن مغربی افریقہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیت استخلاف میں جو سورۃ نور میں ہے فرماتا ہے:۔

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ۔۔۔

اس آیت کریمہ میں غلبۂ اسلام کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ جنہیں الٰہی جماعت اپنا نصب العین بنا کر اپنے امام کی زیر قیادت غلبۂ اسلام کی مہم سر انجام دیگی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں سورۃ الماعون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے "الدین" کے دس معانی بیان فرمائے ہیں۔ ان معانی کا اطلاق مذکورہ بالا آیۃ کریمہ پر احسن رنگ میں ہوتا ہے۔ چنانچہ الدین کے معنی عربی زبان میں درج ذیل ہیں:۔

(۱) الطاعۃ — فرمانبرداری
(۲) الملّۃ — نظام جماعت
(۳) السلطان و الملک (الحکم) — بادشاہت اور حکومت
(۴) القھر والغلبۃ والاستعلاء — کسی پر غلبہ پانا اور اس پر فائق ہو جانا
(۵) التدبیر — تدبیر
(۶) ما یُعْبَدُ بہ اللہ — وہ حرکات و سکنات یا الفاظ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے
(۷) الجزاء والمکافاۃ — بدلہ اور مطابق عمل نتیجہ۔
(۸) خدمت
(۹) الورع — بدیوں سے بچنے کی خواہش تقویٰ کا اختیار کرنا
(۱۰) الحساب — حساب لینا

ان معانی کی رُو سے آیۃ کریمہ میں بیان کردہ اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں اپنے مضمون کو شروع کرتا ہوں

الدین کے پہلے معنی الطاعۃ کے ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ خلیفہ کے ساتھ وابستگی کامل اطاعت اور والہانہ عقیدت کو چاہتی ہے اور خلیفہ کی ہر آواز پر لبیک کہنا کامل متبعین کا فرض ہے اور اسے اسلام کے غلبہ کی پہلی سیڑھی قرار دیا گیا ہے۔ گویا نظام کا استحکام متقاضی ہے کہ خلیفۂ وقت جو اسلام کا جرنیل ہے۔ اس میں اور اس کے متبعین میں باہم ہم آہنگی اور یگانگت ہو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ جو محبت جماعت احمدیہ کو اپنے امام سے اس وقت ہے اس کی مثال کسی اور جگہ ملنی ممکن نہیں۔ مگر باوجود اس کے میں یہ کہنے سے رک نہیں سکتا کہ وہ جذباتی ہے عملی نہیں۔ ابھی کم لوگ ہیں جو اس محبت کو اس طرح محسوس کریں کہ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کے بغیر نہیں چھوڑیں"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

الدین کے دوسرے معنی ملت کے بھی ہیں جسے جمعیت بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں جماعت کو انتباہ ہے کہ جب بھی تم اسلام کے غلبہ کے لئے جدوجہد کرو گے اور سکیمیں بناؤ گے تو دنیا میں جتنے بھی دیگر ادیان ہیں وہ جتھوں کی صورت میں تمہارے مقابل پر کھڑے ہو جائیں گے اس وقت خلیفۂ وقت جماعت کو جتھ رہنے کی تلقین کرتا رہے گا آج خلافت ہی کی برکت ہے کہ جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور مجاہدین اسلام جو اپنی تبلیغی رپورٹیں خلیفۂ وقت کی خدمت میں بھجواتے ہیں ان میں عموماً غیر مذاہب کے لوگوں کی طرف سے اسلام پر حملوں کا ذکر ہوتا ہے۔ کسی جگہ دل آزار لٹریچر کے ذریعہ اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر رکیک حملے ہوتے ہیں تو کسی جگہ اسلام کی ترقی میں روک پیدا کرنے کے لئے منصوبہ بندی ہو رہی ہوتی ہے گویا الکفر ملۃ واحدۃ کا نظارہ ہوتا ہے۔ ایسے مواقع پر خلیفۂ وقت ان حملوں کے دفاع کے لئے مجاہدین کی رہنمائی فرماتے ہیں۔

الدین کے تیسرے معنے السلطان والملک والحکم کے ہیں۔ یہاں ظاہری یا دنیاوی بادشاہت مراد نہیں جو پارلیمینٹ کے ذریعہ یا جبراً قوانین کی تنفیذ کرتی ہے۔ بلکہ یہاں اس حکومت الٰہیہ کی طرف اشارہ ہے جو روحانی حکومت ہو۔ بڑی وسیع حکومت ہو جس کا کوئی حکم جابرانہ نہ ہو اور جو بھی حکم ہو اس میں لوگوں کا فائدہ مدنظر ہو اس قسم کی حکومت نظام خلافت کے بغیر قائم نہیں ہو سکتی کیونکہ خلیفہ کی حکومت دنیاوی حکومتوں کے برعکس دلوں پر ہوتی ہے۔

الدین کے چوتھے معنی القھر والغلبۃ والاستعلاء کے ہیں الٰہی جماعتیں اس موعود غلبہ کے لئے کسی ظاہری سامان حرب کی ضرورت نہیں سمجھتیں۔ کیونکہ انہیں ایسے آسمانی حربے اور آلات دئے جائیں گے جو اعدائے اسلام کو میدان میں شکست کھانے پر مجبور کر دیں گے اور اس طرح اسلام کے ادیان باطلہ پر غلبہ کا موجب بنیں گے کیونکہ خلیفۂ وقت اپنے خطبات تقاریر۔ ارشادات۔ پندونصائح کے ذریعہ جماعت کے افراد کی فطرتی استعدادوں اور قوتوں کو ابھارتا ہے اور انہیں میدان جہاد کے لئے تیار کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رو سے ان کو غلبہ بخشے گا۔

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۴)

چنانچہ اس زمانہ میں عیسائی پادری جہاں عام مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے مقابل ایک بڑی طاقت نظر آتے ہیں وہاں وہ بھی جماعت احمدیہ ہی کو اپنے مقابلہ کی چوٹ خیال کرتے ہیں اور اس کی بڑھتی ہوئی طاقت اور اُبھار سے خائف ہیں اور دلائل و براہین کے میدان میں اپنے آپ کو بے دست و پا پاتے ہیں سوئٹزرلینڈ کا ایک اخبار ٹرائڈ بول لکھتا ہے

"۔۔۔۔ آج اسلام جن ہتھیاروں سے حملہ آور ہے وہ سابقہ ہتھیاروں کی نسبت بہت نازک ہیں لیکن اثر کے لحاظ سے خمدار تلواروں سے کسی طرح کم نہیں ہمارے زمانے میں اسلام کا حملہ تبلیغی مشنوں کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ جن کی پیشقدمی بالخصوص افریقہ اور ایشیا میں کچھ ایسی نوعیت کی حامل ہے کہ اسے رد کرنا آسان نہیں ۔۔۔۔۔ کلیسا اس صورت حال سے بہت پریشان ہے اور اسے اپنے لئے ایک چیلنج تصور کرتا ہے۔

(ٹرائڈ)

ہالینڈ کا ایک مشہور اخبار "اسلامی ہلال یورپ کے افق پر" کے عنوان سے لکھتا ہے کہ:۔

"یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے بیزار ہو رہا ہے ۔۔۔۔ دوسری طرف اسلام یورپ میں اتحاد کا علم لئے ہوئے ہے اور یہ نوجوان ادھر مائل ہو رہے ہیں ۔۔۔۔۔ اس کا سب سے طاقتور مشن جماعت احمدیہ ہے۔

الدین کے پانچویں معنی التدبیر کے ہیں۔

خلیفہ جو نظام خلافت کا مرکزی نقطہ ہے۔ اسلام کی ترقی کے لئے تدابیر سوچتا ہے سکیمیں تیار کرتا ہے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے جماعت کو تیار کرتا ہے اور اس طرح ایک فعال جماعت تیار ہو کر میدان عمل میں آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی نصرت فرماتا ہے۔ یوں اسلام کا قدم آگے آگے ہی بڑھنے لگتا ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسی کئی تحریکات فرمائی ہیں جن پر جماعت نے عمل کر کے اجتماعی صورت میں اسلام کے غلبہ کی طرف قدم بڑھایا ہے مثلاً۔

"نصرت جہاں سکیم جس کے تحت مغربی افریقہ کے ممالک میں ہسپتال اور میڈیکل سینٹرز کھل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام برکات خلافت سے ہی وابستہ ہیں

مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی فطرت میں اپنی محبت کا خمیر بھی رکھ دیا۔ پھر اس محبت کو بڑھانے اور اسے قائم رکھنے کے لئے انبیاء کا سلسلہ شروع کیا۔ انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے اوقات میں تشنہ روحوں کو محبت الٰہی کے چشمہ سے آب زلال پلاتے رہے۔ انہوں نے انسانی فطرت میں رکھی جانے والی خدا کی محبت کو اپنے کمال پر پہنچانے کا انتظام فرمایا۔ لیکن جب انبیاء علیہم السلام دوسرے لوگوں کی طرح اس دار فانی سے کوچ کر جاتے ہیں۔ تو پھر اس محبت الٰہی کو قائم رکھنے اور اسے اپنے کمال تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک اور سلسلہ قائم کرتا ہے جسے خلافت کہتے ہیں۔ خلافت مومنین کے گروہ میں اس وقت تک رہتی ہے جب تک مومنین کا گروہ اپنے آپ کو خلافت کا اہل بنائے رکھتا ہے اس کے لئے وقت مقرر نہیں بلکہ صدیوں تک اس کا سلسلہ قائم رہ سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وعد اللہ الذین آمنوا
منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین
من قبلہم"

(نور آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دیگا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین سے وعدہ فرمایا کہ وہ ان میں خلافت کو قائم کرے گا۔ پس جس چیز کو خدائے ذوالجلال خود قائم کرے۔ اس کے ساتھ جو برکات و انوار الٰہی نازل ہونگے ان کو انسان شمار نہیں کر سکتا۔ اس مضمون میں قرآن کریم کی روشنی میں مختصراً چند ایک برکاتِ خلافت کا ذکر کیا جائیگا وباللہ التوفیق

تمکنتِ دین

پہلی برکت جس کا قرآن میں ذکر ہے وہ ہے تمکنت دین۔ یعنی دین کو شان و شوکت حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
"ولیمکنن لہم دینہم
الذی ارتضیٰ لہم" (نور)
یعنی ان کے دین کو شان و شوکت حاصل ہوگی۔ چنانچہ اب ہم دیکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کے زمانہ میں اسلام عرب سے نکل کر دوسرے ممالک میں پھیل گیا۔ ان کے زمانہ میں اسلام کو وہ شان و شوکت حاصل ہوتی کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں لرزہ براندام رہتی تھیں۔ جس سلطنت نے اسلام سے ٹکر لی وہ پاش پاش ہوگئی۔ قیصرو کسریٰ کی حکومتوں کو اسلام کی شوکت کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا پڑا۔ پھر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت قائم ہوئی۔ اور خلافت کے ذریعہ اسلام کو دوبارہ پہلے جیسی شان شوکت حاصل ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس پودے کو لگایا تھا۔ خلافت نے اس کی آبیاری کی اور وہ پودا جو ہندوستان میں لگایا تھا سارے عالم میں پھیل گیا۔ آج کون اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے مشن اور مبلغین ساری دنیا میں پھیلے ہوئے نہیں ہیں؟ آج دنیا کے ہر خطہ سے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل صلیبیت یا دہریت کا چرچا تھا۔ اسلام کی صدا بلند ہوتی ہے اور اللہ اکبر کی آواز پانچ وقت گونجتی اور فضا کو معطر کرتی ہے اور شوکت اسلام کو عظمت و شان حاصل ہو رہی ہے۔ افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں یا امریکہ جیسی امیر مملکت ایشیا ہو یا یورپ ہر جگہ خلافت راشدہ کے ذریعہ اسلام کے پھل دار درخت کی شاخیں پھیل گئی ہیں اور لاکھوں انسان اس کے ٹھنڈے سایہ تلے آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ہزاروں ایسے ہیں جو اس سایہ دار درخت کے نیچے پناہ حاصل کرنے کے لئے پر تول رہے ہیں اور آج ہم بڑے فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کا ساری دنیا میں سورج طلوع ہو چکا ہے اور ہر آنے والا دن اسلام کی فتح اور روز افزوں ترقی کی نوید لے کر آتا ہے سورج کی ہر کرن اسلام کی کامرانی کا پیغام لے کر آتی ہے اور وہ دن دور نہیں جب کہ خلافت حقہ اسلامیہ کے ذریعہ ساری دنیا اسلام کے چشمہ سے سیراب ہوگی اور اسلام کا پرچم ساری دنیا پر لہرائے گا۔ انشاء اللہ

خوف کا امن سے بدل جانا

خلافت کی دوسری برکت جس کا قرآن میں ذکر ہے وہ یہ ہے کہ مومنین پر خوف کے حالات نہیں آئیں گے۔ اگر فتوحات حاصل کرنے کی غرض سے بعض اوقات غیروں کی طرف سے خوف و ہراس پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کو امن سے بدل دے گا۔ فرمایا:۔
"ولیبدلنہم من بعد خوفہم امناً"
اللہ ان کے خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کے زمانہ میں خوف کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ بنے تو آپ کو خلافت سنبھالتے ہی بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سب سے پہلے یہی بات سامنے آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں جس لشکر کو تیار کیا تھا۔ اسے روانہ کیا جائے یا نہ۔ حضرت عمرؓ جیسے کبار صحابہ اس بات پر مصر تھے کہ لشکر نہ بھیجا جائے کیونکہ بعض قبائل اسلام سے مرتد ہوگئے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ مدینہ پر حملہ ہو جائے لیکن حضرت ابوبکرؓ اس خوف کی حالت میں کوہ وقار کی طرح نظر آتے ہیں۔ آپؓ کو کسی قسم کا خوف و اندیشہ نہ ہوا۔ بلکہ آپ نے فرمایا ابن ابی قحافہؓ کی کیا جرأت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس لشکر کو روانہ کرنے کا حکم فرمایا تھا اسے روک دے۔ اگر دشمن مدینہ پر حملہ کر دے اور گلیوں میں عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں تو بھی میں کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو تبدیل نہیں کر سکتا چنانچہ وہ لشکر حضرت اسامہؓ کی قیادت میں گیا اور کامیاب و کامران لوٹا۔ جب کہ دوسری طرف عملاً مدینہ پر حملہ ہوا۔ لیکن دشمن ناکام و نامراد ہوا۔ اسی طرح دوسرے خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی خوف کی حالت وارد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسے امن سے بدل دیا اول تو خلیفہ وقت پر کسی صورت میں بھی خوف کی حالت طاری نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ قبل از وقت اسے آزمائش اور خوف سے آگاہ کر دیتا ہے چنانچہ ہمارے زمانہ میں کئی دفعہ خوف کی حالت وارد ہوئی لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد اس حالت کو امن سے بدل دیا گیا جماعت احمدیہ کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ ہر بار مخالف اپنے ارادوں میں ناکام رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خوف کو امن سے بدل دیا۔ ۱۹۳۵ء میں احرار کا فتنہ کیا کچھ کم خوف و ہراس پھیلانے والا تھا۔ اسی طرح ۱۹۵۳ء کا زمانہ جماعت احمدیہ کے لئے کیا کچھ کم ابتلاء کا وقت تھا۔ ایک سال قبل جماعت پر مخالفت کی کچھ کم آندھیاں چلیں۔ دل ہلا دینے والے واقعات رونما ہوئے لوٹ مار آتش زنی۔ قتل و غارت اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ جماعت کے اندر دہشت اور خوف و ہراس پھیلانے کے مختلف حربے استعمال کئے گئے لیکن ہوا کیا؟ ان سب حربوں کے باوجود جماعت کے اندر خوف پیدا نہیں ہوا۔ چہروں پر پہلے جیسی بلکہ پہلے سے بڑھ کر بشاشت اور مسکراہٹیں نظر آتی تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے الفاظ پورے ہوتے کہ

"کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا
جو ہماری مسکراہٹیں چھین
سکے"

شرک سے بیزاری

تیسری برکت جو خلافت کے ساتھ وابستہ ہے وہ یہ ہے کہ شرک پیدا نہ ہوگا۔ لوگ خدائے واحد و یگانہ کے پرستار ہوں گے۔ وہ اس کی ذات میں اور اس کی صفات میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"یعبدوننی لا یشرکون
بی شیئاً" (نور آیت ۵۶)

وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعض صحابہ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ حضرت عمرؓ عشق رسولؐ میں اس قدر دیوانہ ہو چکے تھے کہ مسجد نبوی میں تلوار سونتے کھڑے تھے۔ اگر کسی نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے تو میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھل رہی ہیں۔ بہر خلق خدا کی بغیر مذہب وملت کے امتیاز کے بے لوث خدمت کر رہی ہیں۔

تعلیمی اداروں کا بھی قیام عمل میں آیا ہے۔ جہاں ان ممالک کے ہونہار طالب علم بلا تمیز مذہب وملت رنگ ونسل استفادہ کر رہے ہیں۔

اسی طرح قرآن کریم کے تراجم اور اسلام کے متعلق لٹریچر مختلف زبانوں میں شائع کر کے سعید روحوں تک پہنچایا جارہا ہے تا غیر مسلم سعید روحیں اپنے مالک حقیقی کو شناخت کر کے حلقہ بگوش اسلام ہوں۔

الدین کے چھٹے معنی ما یعبد به اللہ یعنی وہ حرکات وسکنات اور الفاظ جن کے ذریعہ عبادت کی جاتی ہے یا نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ عبادات ہیں۔ مخلص اور صالح مومن سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ان عبادات اور عبادات کے دیگر طریقے اختیار کر کے معبود حقیقی سے تعلق پیدا کریں جو خلوص پر مبنی ہوں یہ خلوص جہاں ان سے دین کے غلبہ کے لئے جدوجہد کرنے پر آمادہ کریگا۔ وہاں دینی مساعی کے نتائج کے بہتر اور بابرکت ہونے کیلئے اعانت چاہیگا اور اسکے فضل پر انحصار کرے گا۔

دوم۔ عبادت کی جگہ مساجد بھی اللہ تعالیٰ کے گھر سے موسوم ہوئی ہیں جو اپنی جگہ برکتوں اور رحمتوں کا ساتھ ہیں۔ ان کی آبادی لِلّٰہ بنائے ذکر قرب اور اسکے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ بنتا ہے

مساجد یوں بھی قومی مرکزیت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ نظام خلافت کی برکات ہیں آج مغربی دنیا کے اہم مقامات پر مساجد تعمیر کرائی گئی ہیں اور مزید کی تعمیر زیر غور ہے یہ مساجد حقیقت میں ان ممالک میں اسلام کے قلعے ہیں جہاں پرستان تثلیث کو توحید کی عبادت کا عملی نمونہ پیش کیا جاتا ہے اور اسلامی تعلیم کے حسن کو عملاً سامنے رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی ایک مثال ڈنمارک میں مسجد نصرت جہاں ہے جس کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بعد ان تعریف یہ فرمایا کہ:۔

"اسلام مساجد کے دروازے
ہر ایسے فرد اور ہر اس مذہبی
جماعت کیلئے کھلے ہیں۔ جو
خدائے واحد کی پرستش
کرنا چاہے"

جب حضور نے نماز پڑھائی
تو اس موقعہ پر عیسائی
نوجوانوں پر مشتمل ایک
گروہ نماز میں شامل ہو گیا ۱۹۷۶ء
(روزنامہ الفضل ۱۱ اگست)

الدین کے ساتویں معنی الجزاء والمکافاۃ ہیں (بدلہ اور مطابق عمل نتیجہ) اُخروی جزا و سزا تو برحق ہے لیکن اس جگہ وہ اعمال مراد ہیں جو اقوام کی ترقی وتنزل کے سامان بنتے ہیں۔

قوم کی ترقی کا انحصار اسکے لیڈر کی اتباع اور کامل پیروی میں ہے کیونکہ روحانی جنگ میں جو نظم وضبط کی جنگ ہے جماعت کے تمام افراد ہی کا اسکے ساتھ منسلک ہونا از بس ضروری اور لابدی ہے۔ جب کوئی ایک فرد بھی اس نظم وضبط کے خلاف کوئی قدم اٹھائیگا جس سے نظام متاثر ہوتا ہو تو اسکے خلاف کارروائی ضروری ہوتی ہے اس کارروائی سے ایک طرف اس بیمار فرد کی اصلاح ہو گی۔ جو میدان جہاد میں رخنہ ڈالتا ہے تو دوسری طرف نظام کا استحکام قائم رہے گا اور روحانی جنگ کامیابی سے ہمکنار ہوگی

الدین کے آٹھویں معنی خدمت کے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں دان القوم خدمھم۔ گویا دین میں خدمت بھی شامل ہے۔ جب کبھی قوم پر مصیبت کی گھڑی آتی ہے تو خلیفہ وقت کی آواز پر کان دھرنے والی جماعت اور اس کے افراد ہمدردی کے جذبہ سے بھرپور ہو کر قوم مصیبت زدہ کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ چنانچہ تقسیم ملک کے وقت جماعت نے جو قربانیاں دیکر لوگوں کی جانیں بچائیں وہ تاریخ کا ایک درخشندہ باب ہے۔ اسی طرح حالیہ سیلابوں میں بے شمار افراد اور سیلاب زدگان کی بروقت جو امداد کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔

الدین کے نویں معنی التورع کے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ بدیوں سے رکنے کی خواہش ہو اور تقوے کا ہر قدم پر پالا جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقوے کے بارہ میں فرمایا کہ:۔

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے
فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا
درخت ہے جس کو دل
میں لگانا چاہیے وہی پانی
جس سے تقوے کی پرورش
پاتی ہے تمام باغ کو سیراب
کر دیتا ہے تقویٰ ایک
ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں
تو سب کچھ ہیچ ہے اگر وہ
باقی رہے تو سب کچھ باقی
ہے" (الوصیت)

الدین کے دسویں معنی الحساب ہے اس سے مراد نفس کا محاسبہ ہے شیطان ہر وقت اس کوہ میں لگا رہتا ہے کہ مومن کے ایمان پر جو اسکی متاع عزیز ہے ڈاکہ ڈالے۔

دوم۔ بسا اوقات آزمائش کے لئے مصائب کے پہاڑ ٹوٹتے ہیں اور ابتلاء آتے ہیں اور مراد یہ ہوتی ہے کہ کوئی اپنے عہد بیعت میں کہاں تک ثابت قدم ہے قرآن کریم نے بھی انہی الفاظ اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ

ولنبلونکم بشیء من
الخوف والجوع ونقص
من الاموال والانفس
والثمرات وبشر
الصابرین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر ابتداءِ خلافت ہی پر منکشف کیا گیا کہ پچیس سال کے اندر احمدیت انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"اسلام کے غلبہ کا عظیم دن
طلوع ہوچکا ہے۔ دنیا کی
کوئی طاقت اسکو ٹال نہیں
سکتی"

"انشاء اللہ پچیس سال کے
اندر اندر اسلام کا غلبہ
آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے"

پھر فرمایا کہ:۔

"اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز
ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ
نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے
غلبہ کا دن طلوع ہو چکا ہے
اس کا فضل شامل حال رہا
تو بظاہر ناممکن۔ ممکن ہو کر
رہے گا"

(الفضل ۲ جون ۱۹۷۰ء)

پس اس آیت کریمہ کی تفسیر کی رو سے غلبہ اسلام کے لئے جس مہم کا آغاز ہو چکا ہے وہ درج ذیل اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی جیتی جاسکتی ہے (۱) جماعت مجسم اطاعت ہو (۲) نظام جماعت کی پابند ہو (۳) ہر حکم جو ملے اس میں اپنا مفاد سمجھے (۴) دلائل و براہین پر پورا عبور حاصل ہو (۵) جو تحریکات امام وقت کی طرف سے پیش ہوں انہیں بڑھ کر حصہ لے (۶) عبادات میں تساہل نہ ہو (۷) نظم وضبط برقرار رکھے (۸) ہمدردی نوع انسان کو اپنا شیوہ بنالے (۹) تقوے کی راہوں پر قدم مارے (۱۰) اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
معرکۃ الآراء تصنیف

دیباچہ تفسیر القرآن

یہ کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی اس میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کے معارف حقائق انوار وبرکات اور اسلام کی بے مثال اعلیٰ اور مکمل تعلیم اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو نہایت عمدہ پیرایہ میں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب آفسٹ طباعت کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔

ہدیہ فی جلد مجلد بائیس روپے صرف علاوہ محصول ڈاک!

اس کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب مفت حاصل کریں۔

الناشر:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ۔ ٹیلیفون ۲۸۱

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...کا سر قلم کر دوں گا۔ اس صورتِ حال کے وقت حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور آپ نے ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا اور اس پیدا ہونے والے خیال کو دور کیا آپ نے فرمایا:-

"اما بعد من کان منکم یعبد محمداً (صلی اللہ علیہ وسلم) فان محمداً قد مات ومن کان منکم یعبد اللہ فَاِنَّ اللّٰہَ حیٌّ لا یموت قال اللہ تعالیٰ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الی قولہ الشاکرین۔"

(بخاری باب مناقب النبی صلی اللہ...)

اسی طرح حضرت خالد بن ولید کو حضرت عمرؓ کے معزول کرنے کی دوسری وجوہات کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھ پر فتح مقدر کر دی ہے۔ اس خیال کو لوگوں کے ذہنوں سے دور کرنے کے لئے حضرت عمرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو معزول کر دیا۔ آپ نے فرمایا فتح و ظفر خدا کے اختیار میں ہے کسی انسان کی ذات سے اس کا تعلق نہیں۔ غرض خلفاء راشدین کے زمانہ میں جب بھی شرک کے پیدا ہونے کے آثار پیدا ہوئے۔ فوراً ان کا قلع قمع کر دیا گیا۔ پھر ہمارے زمانہ میں جب بھی کوئی شرک والی بات اٹھتی ہے خواہ وہ شرک خفی ہو یا جلی امام وقت کی آواز فوراً اس کو دبا دیتی ہے اور لوگوں کا رخ خدائے واحد و یگانہ کی طرف پھیر دیتی ہے دعاؤں اور نمازوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور خشیۃ اللہ پیدا کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ بہر حال خلافت کے زمانہ میں معاشرہ شرک سے پاک ہوتا ہے۔ شیطان اپنا وار کرتا ہے لیکن امام وقت ڈھال بن کر سامنے آجاتا ہے اور اس شیطانی حملے کو ناکام بنا دیتا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ اس شیطانی حملے کو ناکام بنایا جاتا ہے بلکہ شیطان پر اور اس کی فوجوں پر حملے کئے جاتے ہیں۔ کبھی استغفار کے ذریعے کبھی نوافل و صدقات کے ذریعہ اور کبھی روزوں کے ذریعہ۔ پس خلافت کی برکت سے لوگ شرک سے بیزار اور خدائے واحد و یگانہ کے بندے بنے رہتے ہیں اور ان کی نظر ہر خدا کی طرف ہوتی ہے وہ اسباب پیدا کرتے ہوئے اسباب کو عمل میں لاتے تو ہیں لیکن تمام قدرتوں اور طاقتوں کا سرچشمہ اپنے پیارے رب قوی و عزیز کو سمجھتے ہیں اور اسی سے تمام طاقتیں اور توفیق پاتے ہیں۔

۴ - اقامتِ صلوٰۃ

چوتھی برکت جو خلافت کے ذریعہ مومنوں کو ملتی ہے۔ اقامتِ صلوٰۃ کی توفیق پانا ہے اقامتِ صلوٰۃ صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے۔ جس میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اور اس خطبہ میں قوم کی ضرورتوں کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو تمام دنیا کے لوگوں کی ضرورتوں کا علم کیسے ہوگا۔ اگر ایک خلیفہ ہوگا جو تمام مسلمانوں کے نزدیک واجب الاطاعت ہوگا تو تمام اکنافِ عالم کی رپورٹیں اس سے ملتی رہیں گی اور اس طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج فلاں قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اور آج فلاں قسم کی عبادات پیش کرنے کی حاجت ہے۔

۵ - ایتاء الزکوٰۃ

خلافت کی چوتھی برکت زکوٰۃ کی ادائیگی ہے اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو زکوٰۃ کے حکم قرآنی پر کما حقہ عمل نہیں ہو سکتا زکوٰۃ امراء سے لی جاتی ہے اور غرباء پر خرچ کی جاتی ہے اور ایسا وہیں ہو سکتا ہے جہاں نظام موجود ہو۔ ایک شخص انفرادی طور پر زکوٰۃ کی رقم غرباء پر خرچ بھی کر دے تو اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اگر خلافت کا نظام ہو تو زکوٰۃ کا روپیہ جماعتی رنگ میں غرباء کی بہبودی اور ان کی ترقی پر خرچ کیا جا سکتا ہے اور اس کے شاندار نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

۶ - اطاعتِ رسول

اطاعتِ رسول جس کا آیتِ استخلاف سے اگلی آیت میں ذکر ہے خلافت کے نظام کے بغیر نہیں ہو سکتی اطاعت رسول کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تمام لوگوں کو ایک وحدت کے رشتہ میں پرو دیا جائے اور اس کا ذریعہ نظام خلافت ہی ہے پھر اطاعت رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو روزے رکھو۔ زکوٰۃ دو۔ استطاعت ہو تو حج کرو یہ تو خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت ہے۔ اطاعت رسول یہ ہے کہ جب رسول کسی وقت نمازوں پر زور دینے کی ضرورت سمجھے تو نمازوں پر زور دیا جائے۔ رسول اگر کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو مالی قربانی پر زور دیا جائے۔ رسول اگر کہے کہ اب جان اور وطن کی قربانی کی ضرورت ہے تو وطن اور جان کی قربانی پیش کی جاوے اور یہ کام بغیر نظام خلافت کے نہیں ہو سکتا پس اگر خلافت کا نظام نہیں تو اطاعتِ رسول کے حکم خداوندی پر بھی کما حقہ عمل نہیں ہو سکتا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت کے نظام سے وابستہ رکھے اور اس کے ساتھ جو برکات وابستہ ہیں ان سے حصہ وافر ہمیں عطا فرمائے اور ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق بخشے۔

قرآن پبلیکیشنز ربوہ کے شائع کردہ قرآن مجید

قرآن پبلیکیشنز ربوہ نے مندرجہ ذیل سائز کے قرآن مجید شائع کئے ہیں:-

۱ -	قرآن مجید سادہ بطرز بہترنا القرآن حمائل سائز	ہدیہ دس روپے
۲ -	" " مترجم اردو حمائل سائز مع انڈکس	" آٹھ روپے صرف
۳ -	" " " بغیر انڈیکس	" ساڑھے روپے
۴ -	" " انگریزی " مطبوعہ قرآن پیپر	" سولہ روپے
۵ -	" " " مطبوعہ آفسٹ پیپر	" ۶ روپے

علاوہ ازیں قرآن مجید کی تفسیر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی مندرجہ ذیل جلدیں دستیاب ہیں۔ دوست حاصل کریں۔ بعد میں ان کا ملنا مشکل ہوگا۔

۱ -	سورۃ بقرہ	ہدیہ ۱۵/- روپے
۲ -	سورۃ آل عمران و نساء	" ۱۵/- "
۳ -	سورۃ مائدہ تا توبہ	" ۲۰/- "

دفتر قرآن پبلیکیشنز ربوہ - نزد مسجد مبارک ربوہ

نصرت رائٹنگ پیڈ

آپ کی روزمرہ کی خط و کتابت کے لئے عمدہ کاغذ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے علاوہ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر مشتمل نصرت رائٹنگ پیڈ کی ہر احمدی گھرانے میں ضرورت ہے۔

ملنے کا پتہ:- نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ

اپنی طبی ضروریات کیلئے تشریف لائیں
نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ
(بالمقابل ایوانِ محمود)

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ - کینیڈا - مغربی جرمنی - استنبول یونان - مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی ٹکٹوں کی بکنگ کیلئے آج ہی رجوع فرمائیں

★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

الشافی
دانت مت نکلوائیے

رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (ماسخورہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور دانت درد کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر رابعہ...)
گولبازار...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ خدا بناتا ہے

مکرم سیف اللہ خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ کی ایک تقدیر عام ہوتی ہے اور دوسری تقدیر خاص۔ تقدیر خاص میں اس کی رضا، پسند اور ارادہ خاص کا عمل دخل ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب تخلیق آدم کے سلسلہ میں اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے اعلان کے ذریعہ اس ارادہ خاص کا اظہار فرمایا تو فرشتوں نے سفکِ دم اور فساد کو خلافتِ الٰہیہ کے منافی سمجھا اور خدائے تعالیٰ کی تحمید و تقدیس بیان کرنے کو خلافت کے لئے لازمی قرار دیا لیکن خدائے تعالیٰ نے عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا کہہ کر وسعتِ علم کو خلافت کے استحقاق کی بنیاد قرار دیا۔ اگر انسان کو دوسری مخلوق پر علمی فضیلت حاصل نہ ہو تو ہوا کا ایک جھونکا، پانی کی ایک لہر، درخت کا ایک پتہ اور جمادات کا ایک ذرّہ انسان کو عاجز کر سکتا ہے مگر علم کی بدولت شیر، ہاتھی، دریا، پہاڑ، ہوا، آگ، بجلی بلکہ ساری کائنات انسان کی خدمت گزاری و فرمانبرداری اور راحت رسانی کے لئے کمربستہ ہے۔

جب حضرت طالوت کی بادشاہت پر لوگوں نے اعتراض کیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کی معرفت معترضین کو جواب دیا کہ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ عَلَیْکُمْ وَزَادَہٗ بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مُلْکَہٗ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ (بقرہ آیت ۲۴۸) یعنی طالوت کو خدا تعالیٰ نے بادشاہت کے لئے منتخب فرمالیا اور علم اور جسم میں اسے وسعت عطا کی اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سلطنت و حکومت عطا فرماتا ہے اور اللہ ہی صاحبِ وسعت اور صاحبِ علم ہے۔

اقتدار مذہبی ہو یا مادی ہر صورت میں علم، عدل، اصلاح، حلم، قوت اور رفاہِ خلائق کا جذبہ شرطِ کامیابی ہے۔ اور یہ تمام صفاتِ حسنہ پیغمبروں اور رسولوں کی تعلیمات سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے ہی آدم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پس یہ خلافت انسان کی جو زمین کے ساتھ مخصوص ہے یقیناً خلافتِ الٰہیہ ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا کہ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (بقرہ آیت ۳۰) یہاں ایک خاص شخص یعنی حضرت داؤد علیہ السلام کی حکومت و سلطنت کا ذکر ہے اور یہاں بھی خلیفہ کا لفظ موجود ہے۔ پھر اس کے بعد خاص مسلمانوں بالخصوص صحابہ کرام رضی کی نسبت فرمایا کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ (نور آیت ۵۶) یعنی جس طرح زمین میں ہم نے دوسرے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ اسی طرح تم یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطبین میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے ان کو زمین میں خلافت عطا کی جائے گی۔

"خلافتِ الٰہیہ" کا یہ عطیہ من جانب اللہ اور اس کے ارادہ خاص کا ظہور ہے۔ اس لئے یہ دعویٰ بالکل درست ہے کہ "خلیفہ خدا بناتا ہے۔" حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی بیان فرماتے ہیں:۔

"میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔ اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر مجھ پر کوئی اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ اباء اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

"مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء
تقریر احمدیہ بلڈنگ ۱۶، ۱۷ جون ۱۹۱۲ء)

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے جس طرح پر آدم ؑ اور ابوبکر رضی اور عمر رضی کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا۔" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۳ء)

مسلمانوں میں بعض ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے متعلق عجیب و غریب قسم کے اعتراضات کئے حالانکہ کسی انسان کو خلافت کے متعلق دم مارنے یا اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے ارشاد میں خلافت کا کسی کو عطا کرنا صرف اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کے انتخاب اور خلیفہ کے تعین و تقرر کی نسبت کوئی تفصیلی حکم نہیں دیا تاہم مشورہ کے اصول کو اپنانے کا ارشاد موجود ہے۔ قرآن کریم نے بتا دیا ہے کہ خلیفہ کو کیا کیا کام کرنے چاہئیں۔ اسی نے یہ بھی بتایا کہ کون کون سے اعمال صالحہ ہیں جو مستحقِ خلافت بنا دیتے ہیں لیکن بالتعیین نہیں بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کا خلیفہ کون شخص ہوگا۔ روزہ، نماز، زکوٰۃ، حج اور حقوق العباد اور حقوق اللہ کی ذرا ذرا سی تفصیل بھی شریعتِ اسلام نے واضح اور مبرہن طریق پر بیان فرما دی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانشین کا تعین واضح رنگ میں نہ فرمایا۔ اس میں حکمت یہی تھی کہ خدا تعالیٰ اس تعین کا متکفل ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے خلافت عطا فرماتا ہے اور وہی خود ایسے سامان مہیا فرماتا ہے کہ مستحقِ خلافت کو خلافت مل جاتی ہے۔ خلافت کے حاصل کرنے کا کام چونکہ انسانی کوششوں اور انسانی تدبیروں سے بالاتر ہے لہذا خدا تعالیٰ نے خود اپنے فعل سے بتا دیا کہ ان سب سے پہلے کون مستحقِ خلافت تھا اور کون اس کے بعد۔ اس خدائی فیصلے کے خلاف اگر کوئی ناراض ہوتا ہے تو خدا کے فیصلے اس سے رُک نہیں سکتے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (جمعہ آیت ۴) جانشین یا خلیفہ نبی کی لائی ہوئی شریعت میں ایک رتی برابر بھی تغیر و تبدل نہیں کرتا کیونکہ امرِ نبوت یعنی شریعت کا کام تو ختم ہو گیا اس خلیفہ رسول کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ دین کے کام کو بالکل اپنے رسول کے نمونہ پر چلائے اس لئے خلافت کا نظام دنیا کے دوسرے سارے نظاموں سے زیادہ اعلیٰ اور ارفع ہوتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ کامل و مکمل اور شریعت کے لحاظ سے آخری رسول تھے اور کامل و مکمل ہدایت نامہ لیکر آئے تھے لہذا آپ بادشاہ نبی تھے، ان کی حکومت و بادشاہت دنیا کی تمام حکومتوں اور بادشاہتوں کے لئے قیامت تک بہترین نمونہ ہے جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قیامت تک ہر انسان کیلئے بہترین نمونہ ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلفاء کا قائم کردہ نظام بھی بہترین نظام ہے کیونکہ یہ سب خلفاء براہِ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ اور آپ کے فیضان سے سیراب شدہ تھے یہی وجہ ہے کہ یہ نظام خلافت راشدہ کے نام سے موسوم ہوا۔ اس کے بعد جوں جوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بُعد ہوتا گیا مسلمانوں کی حالت و حیثیت میں بھی فرق آتا گیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافتِ الٰہیہ کے سلسلے کا دوبارہ ظہور ہوا لیکن صرف جمالی رنگ میں۔ اور جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا اس وقت تک جمالی خلافت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا اور خدا تعالیٰ کے نام کا جھنڈا اس دنیا میں بلند ہوتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے اور خلیفہ کے ساتھ وفاداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ جس طرح ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پچھلے دنوں خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ خلیفہ اور جماعت ایک ہی نعمت کے دو نام ہیں، وہ دو الگ الگ وجود نہیں ہیں۔ پس خلیفۂ وقت سے وفاداری جماعت سے وفاداری کے ہم معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر حالت میں اپنے خلیفہ اور امام سے وفاداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفاتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے
نیز اپنا پورا پتہ صاف اور خوشخط لکھیے! (مینیجر الفضل)

موسم گرما کا نیا سٹاک

لون پرنٹ - وائل پرنٹ
لون سادہ رنگدار - وائل پلین رنگدار
لٹھا - پاپلین - نیز شادی
بیاہ کے لئے زری کی کشمیری شالیں وغیرہ
لون کے کامدار کرتے - وائل کے کامدار کرتے
زنانہ و مردانہ شلواریں
کامدار اور پرنٹ قمیضیں ریڈی میڈ

الفردوس کلاتھ مرچنٹ
۸۵ - انارکلی - لاہور

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے - اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

بچوں کی تربیت کا آسان اور مؤثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے!

یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار - کیل - چیل - پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!

ستار ٹمبر
۵۳ - فیروز پور روڈ ـــ بالمقابل تھانہ اچھرہ ـــ لاہور
فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

سونے اور چاندی کے اعلیٰ معیاری ۰ ۶۰ روپئی زیورات
نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نیو راحت علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز - اکبر بازار شیخوپورہ - فون نمبر: ۳۶۸۱
کو یاد فرمائیں

کاغذ اور گتہ
بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
پیپر کارنر گنپت روڈ - لاہور
فون نمبرز: - ۵۳۱۱۲ / ۶۴۵۲۳ پر تشریف لائیں

ملک عبد اللطیف ستکوہی — فون نمبر ۶۲۵۱۶
ملک محمد حنیف — فون نمبر ۶۲۵۱۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ - لاہور پر
تشریف لائیں!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ — رہائش ۶۲۹۳۰

خورشید یونانی دواخانہ
اور
حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں
مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ - فون ۵۳۸

عظیم الشان سفارش اور ماہنامہ الفرقان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ماہنامہ الفرقان کے متعلق تحریر فرمایا کہ:-
"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے ...... مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔" (الفضل ۱۸ر جولائی ۱۹۵۹ء)

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ دس روپے ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

سائیکل ٹرائیکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز - راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد - لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائداد کی خرید و فروخت

پاکستان میں کسی بھی جگہ خصوصاً لاہور میں جائداد کی خرید و فروخت کے لئے
ہمارا نہایت تجربہ کار عملہ ہر وقت آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ پلاٹ، بنگلہ، زرعی زمین،
کمرشل و رہائشی بلڈنگ کے لئے فوری رابطہ قائم کیجئے۔

FAROOQ'S ESTATE AGENTS

3-E. Main Markites GULBERG

Lahore Phon 80848
83848

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائداعظم لاہور

فون نمبر: ۵۲۶۲۳

لِکُلِّ دَاءٍ شِفَاءٌ
(حدیثِ نبوی)

There is a CURE for every disease. you have only search.

مفصل معلومات اور لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ربوہ - فون ۶۰۶ / ۶۰۷

اوقاتِ مطب

صبح: ۸ بجے تا ۱ بجے
شام: ۴ بجے تا ۸ بجے

حکیم عبدالحمید اختر
رجسٹرڈ طبیب درجہ اے

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

انصاف کمپنی
(رجسٹرڈ)
کمیشن ایجنٹ

بیج چارہ:-
○ لوسن ○ شفتل
○ برسیم وغیرہ۔
○ چنے سفید
اور
○ مرچ کنڑی
کی
خرید و فروخت
کے لئے
ہمیں خدمت کا موقع دیں!

انصاف کمپنی

پرانی غلہ منڈی لائل پور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر

۲۵- نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور

فون نمبر: ۶۲۶۱۸

کو ہمیشہ یاد رکھیں

اپنی مصنوعات کو غیر ممالک میں متعارف کرانے یا غیر ممالک سے مال درآمد کرنے کے لئے
آپ کا اپنا ادارہ

اے چوہدری اینڈ کمپنی

امپورٹر اینڈ ایکسپورٹر

۲۵- برانڈرتھ روڈ - پوسٹ بکس ۱۷۹۵ لاہور

فون نمبر ۵۸۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۹۲۴۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

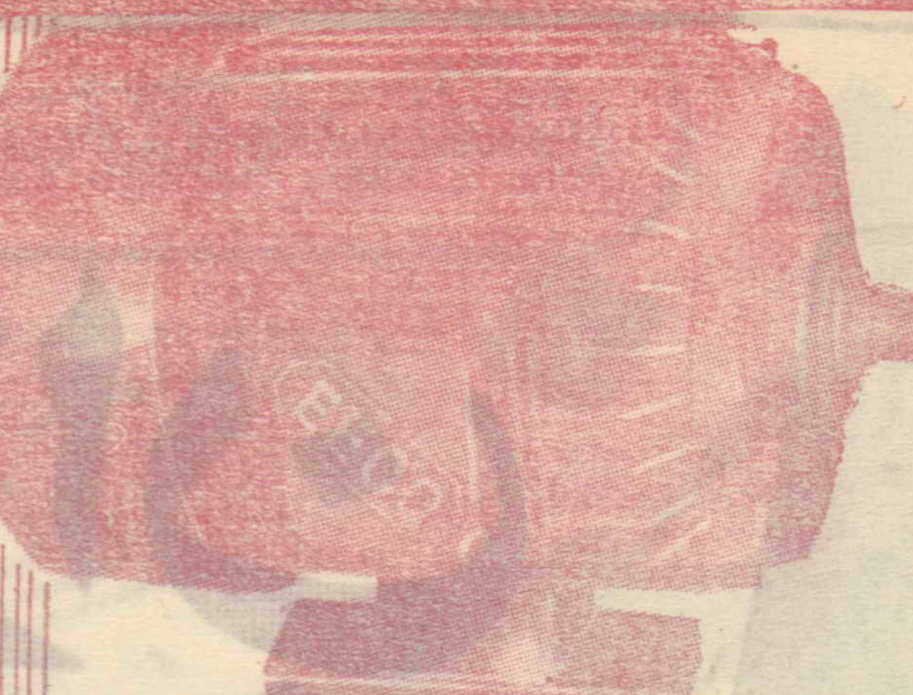

ایکو الیکٹرک موٹرز

$\frac{1}{2}$ تا

ہارس پاور ۲

تھری فیسز

امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ ۔ گارنٹی شدہ ۔ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے

قیمت مناسب ۔۔۔ ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں

ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ ۔ گوجرانوالہ ۔ فون نمبر ۶۱۶۵

ہر قسم کی گرم چادریں ۔ دُھسّے ۔ شالیں

تھوک ریٹ پر خرید کرنے کے لئے

خدمت کا موقع دیں

نیز

لیلن کی چادریں و سوٹ وغیرہ خرید کریں

مجید اینڈ کو ۱۲ و ۱۳

مراد کلاتھ مارکیٹ ۔ ریل بازار لائلپور

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں ۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک ۔ شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں

باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں ۔

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان ۔ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۔ فون ۴۸۲۴

ھو الشافی

حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں ۔ اس رسالہ میں اپھارہ ۔ گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں ۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

ہیڈ آفس ربوہ ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

کپڑے

کا

اعلیٰ مرکز

⊙ بنارسی ساڑھیاں ⊙ سوٹ ⊙ لہنگا سیٹ ⊙ گرم سوٹنگ

اور ملبوسات ہر قسم

لائل پور کی مشہور قدیمی دوکان

مراد کلاتھ ہاؤس

ریل بازار ۔ لائل پور

فون ۲۷۴۰۷ / ۷۷۶۷

اللہ تعالیٰ آپ کو

ہر بیماری سے شفا دے

دعا کے ساتھ

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ کی دوائیں استعمال کریں

اپنی جملہ طبّی ضروریات

کیلئے

دواخانہ خدمتِ خلق کو یاد رکھیں

تازہ اور خالص مٹھائی

اور

عمدہ چائے

کیلئے

نذیری سٹال

مسجد اقصیٰ روڈ پر تشریف لائیں!

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں

اور

پٹرول نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ منٹگمری روڈ ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳ فیکٹری ۳۳۱۸۳۶

فون نمبر گھر ۴۱۶۰۰۵ ۔ ۴۱۵۱۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

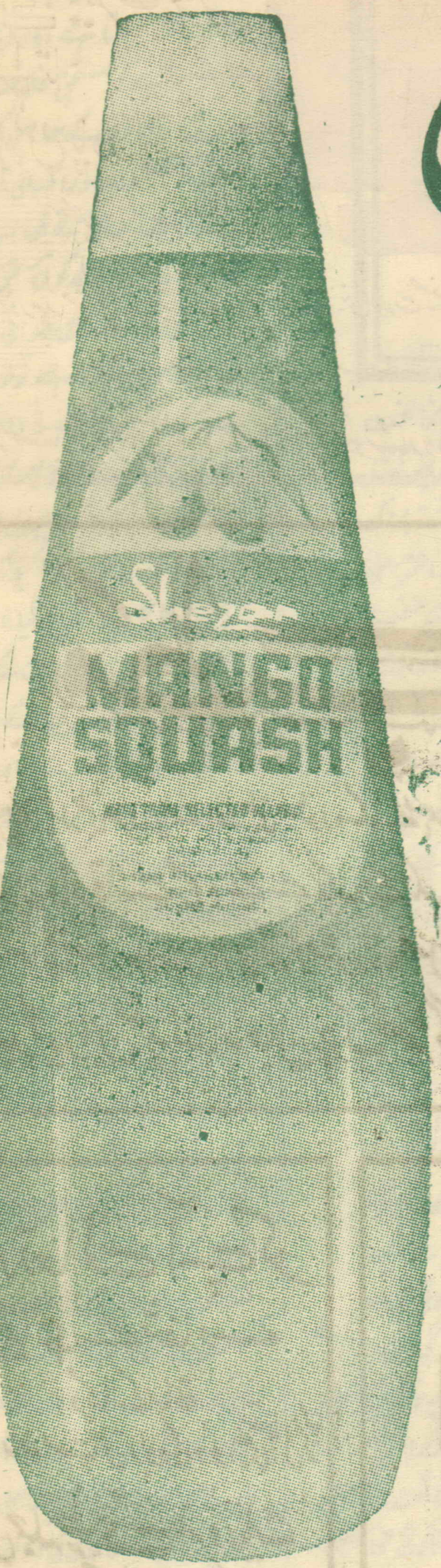

شیزان سکواش

مہمان نوازی اور آپکی خوش ذوقی کے آئینہ دار

- ★ شیزان کے پانچوں سکواش (مینگو-انار، سیب لیمن اور اورینج) مزے میں بہترین ہیں۔
- ★ شیزان سکواش میں چُنے ہوئے پھل استعمال ہوتے ہیں
- ★ شیزان کا ہر سکواش لیبارٹری میں جانچ پڑتال کے بعد ہی فروخت کیا جاتا ہے۔
- ★ شیزان کی تمام مصنوعات ضامن صحت ہیں۔
- ★ شیزان کو پچھلے پانچ سال میں اپنی مصنوعات پر سب سے زیادہ انعام حاصل کرنے کا شرف حاصل ہے۔

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بند روڈ۔ لاہور

adcom

1934

خالص سونے چاندی کے زیورات بنوانے اور خرید و فروخت کا

اعلیٰ مرکز

محمود گولڈ سمتھ

چوہدری محمود احمد مقصود چوہدری راجپوت

گول بازار۔ ربوہ

فون ۱۸۱

خالص شہد — تازہ عرق

اور

عمدہ مربہ جات

دواخانہ خدمت خلق سے طلب فرماویں

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان

نیو پاک جیولرز

۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴

ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا

واحد مرکز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کی

دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی و فلشی کو کے ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

سونے اور چاندی کے زیورات

کی

خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر

عقب جمال بیکری۔ گولبازار ربوہ

فون نمبر ۵۵۰

بنارسی ساڑھیاں

کپڑا۔ غرارہ۔ سوٹ و دیگر ہر قسم گرم شالیں

آرڈر پر کام تیار ہوتا ہے

ندیم ساڑھی ہاؤس

افغان چوک، کچہری بازار لائلپور

پبلک پبلشرز اینڈ بک ایجنسیز رجسٹرڈ

بھوانہ بازار۔ لائلپور

فون نمبر ۲۳۱۹

ہر قسم کی سٹیشنری اور کتب

کی

خرید کے لئے

تشریف لائیں